www.saharaexpressdaily.com saharaexpressdelhi123@gmail.com saharaexpress123@gmail.com saharaexpressnews@gmail.com

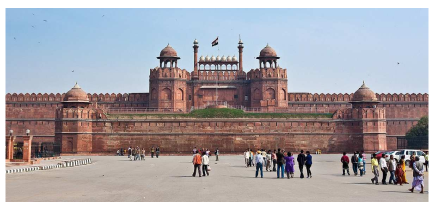

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی

SAHARA EXPRESS,DELHI

Urdu Daily Published From Delhi,Patna&Ranchi

No-1 SE

TITLE APPLY Vol:01 Issue:324 03.12.2024 TUESDAY Re.02 Page:08

جلد نمبر:01 شمارہ:۳۲۴ر منگل ر ۳ر دسمبر ۲۰۲۴ر مطابق ر ۳۰ر جمادی الاوّل ر ۱۴۴۶ھ ر صفحات:08

درگاہ اجمیر شریف پر مندر کے دعوی ہندوستان کے قلب پر حملہ کی مانند: مولانا محمود مدنی

نئی دہلی، 2 دسمبر (یواین آئی) خواجہ خواجگان سلطان الہند حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ کی درگاہ پر مندر کے دعوی کو صدر جمعیۃ علماء ہند (م) مولانا محمود اسعد مدنی نے ہندوستان کے قلب پر حملے سے تعبیر کیا ہے آج یہاں جاری ریلیز کے مطابق انہوں نے حکومت سے ملک بھر میں مساجد کے سلسلے میں جاری شرانگیزی پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اترکاشی (اتراکھنڈ) کی جامع مسجد کے خلاف مہم اور مقامی انتظامیہ کی طرف سے فرقہ پرستوں کو پنچایت کی اجازت دیے جانے پر سخت تنقید کی ہے اور کہا کہ ایسے لوگوں کو ہر جگہ حکومتوں کی سرپرستی حاصل ہے، جس کے نتائج ملک میں انارکی اور نفرت کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ انھوں نے مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسے عناصر کی سرپرستی سے باز آئیں، ورنہ تاریخ ان کی اس روش کو معاف نہیں کرے گی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جہاں تک اجمیر شریف کی درگاہ کا معاملہ ہے تو اس سلسلے میں کیا جانے والا یہ دعوی مضحکہ خیز اور لائق ملامت ہے، ایسے دعوی کو عدالت سے فوراً خارج کر دیا جانا چاہیے تھا۔ مولانا مدنی نے خواجہ صاحبؒ کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت خواجہ صاحبؒ فقیر بے نوا تھے، جنھوں نے کسی اقلیم پر حکومت نہیں کی بلکہ انھوں نے دلوں پر حکومت کی، اسی وجہ سے آپ 'سلطان الہند' کہلائے۔ ایک ہزار سال سے آپ اس ملک کی پہچان ہیں اور آپ کی شخصیت امن کے پیغامبر کے طور پر معروف ہے۔ غریبوں کی بندہ پروری کی وجہ سے عوام نے آپ کو غریب نواز کا بھی لقب دیا۔ انہوں نے کہا کہ خواجہ غریب نوازؒ کی زندگی کا سب سے اہم پہلو خلق خدا سے

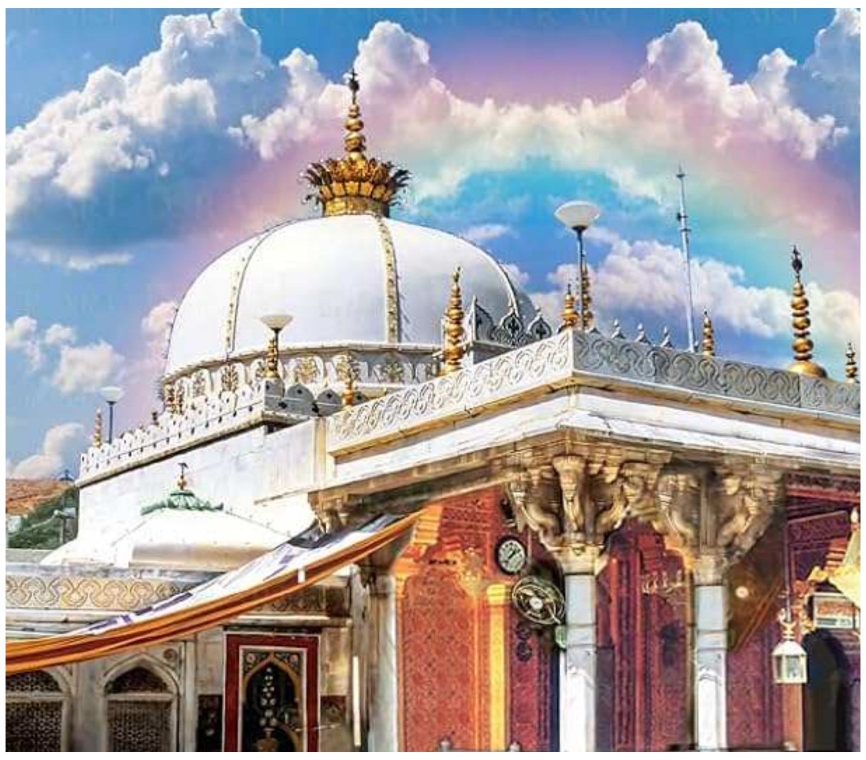

محبت ہے۔ انسانی اخوت، مساوات اور غریب نوازی کی ہمہ گیر روایات جو انھوں نے قائم کیں، وہ بلالحاظ مذہب وملت تمام ہندستانیوں کا یکساں ورثہ ہے۔ ان کے یہاں انسانی خدمت میں مسلموں اور غیر مسلموں میں کوئی تفریق نہ تھی۔ ان کے دروازے جس طرح مسلمانوں پر کھلے ہوئے تھے، اسی طرح دوسرے مذاہب والوں پر بھی کھلے رہے اور کسی امتیاز کے بغیر اپنی محبت سے دلوں میں گرمی اور دماغوں میں تازگی بخشتے رہے۔ ہندستان کے عظیم مفکر مسٹر سی راجگوپال اچاریہ (اولین ہندستانی گورنر جنرل) نے درگاہ کی زیارت کے موقع پر کہا تھا کہ انھوں نے عظیم کردار، محبت کی نگاہ اور شفقت کی زبان میں اس طرح سے لوگوں سے بات کی کہ لوگوں کے دل بدل دیے، مہاتما گاندھی نے ۱۹۲۲ء میں اجمیر شریف کے دورے کے وقت کہا تھا کہ خواجہ صاحب کی زندگی انسانوں سے محبت کی روشن زندگی ہے، سچائی پھیلانے کا ان کا اپنا ایک مشن تھا، لیکن ان کا سارا جیون اہنسا کا اپدیش دیتا ہے۔

سپریم کورٹ نے پولنگ کے مراکز پر ووٹروں کی تعداد بڑھانے کے معاملے میں الیکشن کمیشن سے وضاحت طلب کی

نئی دہلی، 02 دسمبر (یواین آئی) سپریم کورٹ نے پولنگ کے مراکز پر ووٹروں کی تعداد 1200 سے بڑھا کر 1500 کرنے کے فیصلے پر الیکشن کمیشن سے پیر کے روز وضاحت طلب کی ہے۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور سنجے کمار کی بنچ نے اندو پرکاش سنگھ کی طرف سے دائر مفاد عامہ کی عرضی پر الیکشن کمیشن کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل منیندر سنگھ سے کئی سوالات پوچھے۔ بنچ نے مسٹر سنگھ (الیکشن کمیشن) سے پوچھا کہ اگر 1500 سے زیادہ ووٹر پولنگ بوتھ تک پہنچیں گے تو ایسی صورتحال سے کیسے نمٹا جائے گا، جس پر مسٹر سنگھ نے کہا کہ ایسا فیصلہ کرنے سے پہلے تمام سیاسی جماعتوں سے مشورہ کیا جاتا ہے۔ سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو مختصر حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی اور درخواست پر اگلی سماعت کے لیے 17 جنوری 2025 کی تاریخ مقرر کی۔ اس سے قبل 27 اکتوبر کو، سینئر ایڈوکیٹ ابھیشیک سنگھوی، درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے۔ انہوں نے دلیل دی تھی کہ ووٹروں کی تعداد 200,1 سے بڑھا کر 500,1 کرنے سے پسماندہ گروہوں کو انتخابی عمل سے باہر کر دیا جائے گا کیونکہ ایک شخص کو اپنا ووٹ ڈالنے میں زیادہ وقت لگے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ پولنگ اسٹیشنوں پر لمبی قطاریں اور طویل انتظار ووٹرز کو ووٹ ڈالنے سے روکیں گے، انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ فیصلہ (پولنگ سٹیشنوں پر ووٹروں کی تعداد میں اضافہ) من مانی ہے اور اعداد وشمار پر مبنی نہیں ہے۔ مفاد عامہ کی عرضی میں ملک بھر کے ہر حلقے کے ہر پولنگ اسٹیشن پر ووٹروں کی تعداد بڑھانے کی الیکشن کمیشن کی تجویز کو چیلنج کیا گیا ہے۔

انتخابی عمل کو شفاف بنانے کے لیے وزیر قانون کو چیف الیکشن کمشنر تقرری کمیٹی سے باہر کیا جائے: اسدالدین اویسی

اورنگ آباد، 2 دسمبر (یواین آئی) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (ایم آئی ایم) کے سربراہ اسد الدین اویسی نے اتوار کو ایک پریس کانفرنس کے دوران ملک میں انتخابات کے عمل کو شفاف بنانے کے لیے وزیر قانون کو اس کمیٹی سے خارج کرنے کا مطالبہ کیا، جو چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) کا تقرر کرتی ہے۔ اویسی نے الزام عائد کیا کہ نریندر مودی حکومت نے سی ای سی کی تقرری کرنے والی کمیٹی کے آئین میں تبدیلی کی ہے، جس کی وجہ سے انتخابی عمل پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو اس کمیٹی سے باہر کر کے وزیر قانون کو شامل کر لیا ہے، جس سے انتخابی عمل کی غیر جانبداری پر شبہات پیدا ہوئے ہیں۔ اویسی کا کہنا تھا کہ سیاسی جماعتوں اور عوام کو تب ہی انتخابی عمل پر اعتماد ہوگا جب وزیر اعظم، قائد حزب اختلاف، اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اس کمیٹی میں شامل ہوں۔ اویسی نے اس تبدیلی کو حکومت کی جانب سے انتخابی افسران کو من مانی طریقے سے منتخب کرنے کی کوشش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر کے اسمبلی انتخابات میں ووٹروں میں کھلے عام پیسے تقسیم کیے گئے، اور ان کے امیدوار امتیاز جلیل نے اس سلسلے میں الیکشن کمیشن کو تحریری شکایت اور ویڈیو فراہم کی۔ تاہم، اویسی نے الزام لگایا کہ اس کے بجائے جلیل کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ الیکشن کمیشن نے انتخابی دوران دیے گئے متنازعہ بیانات جیسے 'صلیبی جنگ'، ''زعفران کے خلاف فتویٰ''، ''ووٹ جہاد''، اور ''بٹیں گے تو کٹیں گے'' کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اویسی نے سوال اٹھایا کہ اگر انتخابات میں پیسے کی بارش ہوئی اور اس قسم کے بیانات دیے گئے تو پھر اس انتخاب کو شفاف کیسے کہا جا سکتا ہے؟ اویسی نے کہا کہ عوام کا الیکشن کمیشن پر اعتماد تب ہی بحال ہوگا جب وی وی پی اے ٹی (ووٹر ویریفائی ایبل پیپر آڈٹ ٹریل) کے ذریعے 100 فیصد ووٹوں کی تعداد ظاہر کی جائے۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اویسی نے کہا کہ بھاگوت ہندوؤں کی آبادی بڑھانے کے لیے ''لاڈکی بہن یوجنا'' جیسی اسکیم کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اویسی نے کہا کہ مسلم کمیونٹی کی شرح پیدائش میں بھی کمی آئی ہے، لیکن بعض بی جے پی ممبران پارلیمنٹ ایک طرف تو یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ جن کے دو بچے ہیں انہیں ہی سرکاری سکیم کا فائدہ ملنا چاہیے، تو دوسری طرف بھاگوت ہندوؤں پر زور دے رہے ہیں کہ وہ دو سے زیادہ بچے پیدا کریں۔ اویسی نے اس موقع پر اپنی پارٹی کے ریاستی سطح پر تنظیم کو مزید مضبوط کرنے کا عزم بھی ظاہر کیا۔

راجیہ سبھا میں اپوزیشن کا ہنگامہ، کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی

نئی دہلی، 2 دسمبر (یواین آئی) راجیہ سبھا میں پیر کو مختلف مسائل پر اپوزیشن کے ہنگامے کی وجہ سے وقفہ سوال نہیں ہوسکا اور ایوان کی کارروائی منگل کی صبح 11 بجے تک ملتوی کردی گئی اس سے قبل جب کارروائی شروع ہوئی تو اپوزیشن نے اڈانی گروپ میں ہونے والی بے ضابطگیوں کی تحقیقات، منی پور اور اتر پردیش کے سنبھل میں تشدد اور بنگلہ دیش میں ہندوؤں پر مظالم کے واقعات پر بحث کا مطالبہ کرتے ہوئے ہنگامہ کیا، جس کے باعث ایوان کی کارروائی 12 بجے تک ملتوی کرنی پڑی اور وقفہ صفر نہیں ہوسکا۔ التوا کے بعد چیرمین جگدیپ دھنکھڑ نے وقفہ سوال شروع کرنے کی کوشش کی لیکن اپوزیشن ارکان کی رکاوٹ اور ایک ساتھ بولنے کی وجہ سے ایوان کی کارروائی منگل کی صبح 11 بجے تک ملتوی کر دی۔ صبح ایوان کی کارروائی شروع کرتے ہوئے مسٹر دھنکھڑ نے ایوان کے لیڈر جگت پرکاش نڈا کو ان کی سالگرہ پر مبارکباد دی۔ اس کے بعد انہوں نے ضروری قانونی دستاویزات ایوان کی میز پر رکھوایا۔ مسٹر دھنکھڑ نے ایوان کو بتایا کہ انہیں رول 267 کے تحت 20 نوٹس موصول ہوئے ہیں۔ یہ نوٹس اڈانی گروپ میں بے ضابطگیوں کی تحقیقات، منی پور اور اتر پردیش کے سنبھل میں تشدد، بنگلہ دیش میں ہندوؤں پر مظالم اور اسکون کے پجاری کی گرفتاری، راجستھان میں اجمیر شریف درگاہ کیس اور دہلی میں مبینہ طور پر بگڑتی ہوئی امن و امان کی صورتحال اور کیرالہ میں وائناڈ کو خصوصی پیکج دینے کی مانگ کے بارے میں ہے۔ چیئرمین نے کہا کہ رول 267 خصوصی مقاصد کے لیے ہے اور یہ نوٹسز مقررہ التزامات کے مطابق نہیں ہیں، اس لئے انہیں مسترد کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد اپوزیشن ارکان نے اونچی آواز میں بولنا شروع کر دیا۔ کچھ ارکان اپنی نشستوں سے آگے آئے اور شور کرنے لگے۔ مسٹر دھنکھڑ نے ارکان سے پرسکون رہنے کی اپیل کی اور کہا کہ پارلیمنٹ کا عوامی مفاد میں کام کرنا ضروری ہے۔ لیکن اس اپیل کا کوئی اثر نہیں ہوا تو انہوں نے ایوان کی کارروائی دوپہر 12 بجے تک ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا۔

اورینٹل کالج کے کیمپس میں آج فلسفہ کا عالمی دن بڑی دھوم دھام سے منایا گیا

پٹنہ: اورینٹل کالج کے کیمپس میں آج فلسفہ کا عالمی دن بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پروگرام کا آغاز شعبہ کی سربراہ ڈاکٹر فوزیہ پروین کے خطبہ استقبالیہ سے ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ دنیا کے پہلے فلسفے کے شہید سقراط کی یوم پیدائش ہر نومبر کی تیسری جمعرات کو عالمی یوم فلسفہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ سقراط نے اپنے فلسفہ میں پالیسی کا علم دیا اس سال کا موضوع "سب کا وکاس" ہے، آپ نے لیکچر میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر شیامل کشور کو بتایا۔ فلسفہ کیا ہے، اس کی اہمیت کیا ہے، فلسفہ کو روزمرہ کی زندگی میں کیسے اپنایا جاتا ہے۔ انہوں نے ہر شخص کو زندگی میں تین C کو اپنانے کے بارے میں بتایا، پہلا C کریٹیوٹی، دوسرا C کلکٹیو اور تیسرا C کمپری ہینشن ہے۔ اگر ان تینوں سی کو اپنا لیا جائے تو زندگی بہت سادہ اور اچھا ہو جائے گا، سقراط نے اپنے زہر کا پیالہ پی کر لوگوں پر علم کا ایک نیا دروازہ کھول دیا۔ انہوں نے بتایا کہ فلسفہ کا علم صرف ایک شہر یا ایک ملک تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر جگہ پھیلا ہوا ہے، اس کا علم بہت زیادہ ہے پائیدار ترقی انسانوں، ماحولیات اور تمام جانداروں کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ پرنسپل ڈاکٹر ایس مسعود الرحمن نے بتایا کہ ترقی اور عزت ہر انسان کا حق ہے ڈاکٹر مرتنجلا کماری سنہا نے پختگی کے ساتھ اسٹیج کی نظامت کی، اجلاس میں اساتذہ اور طلباء※ کی بڑی تعداد موجود تھی۔ جس میں ڈاکٹر فیضی آفتاب (نائب پرنسپل)، ڈاکٹر بختیار فاطمی (NAAC IQAC) کوآرڈینیٹر، مسز فرحین ناز (NAAC کوآرڈینیٹر)، ڈاکٹر ٹی ایچ نظامی، ڈاکٹر ربان علی، ڈاکٹر درگا بھانی، ڈاکٹر حنا حسین، ڈاکٹر سائرہ، ڈاکٹر مریم، ڈاکٹر شبانہ، ڈاکٹر ندھی، ڈاکٹر۔ شازیہ، ڈاکٹر ایس ثروت، ڈاکٹر شادماں، ڈاکٹر ریشمہ، ڈاکٹر سیما، ڈاکٹر آر حیدر، ڈاکٹر ریحان، ڈاکٹر مہندی، ڈاکٹر منور، ڈاکٹر شاہد، ڈاکٹر رضا وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) کے زیر اہتمام منعقد توسیعی خطبہ پروگرام میں مُحبِّ اردو بہار پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین امتیاز احمد کریمی اردو زبان و ادب کے معتبر شخصیات کے ساتھ ایک خاص یادگاری تصویر میں۔

مشاعرہ کا بھی انعقاد گورنمنٹ اردو لائبریری کے کانفرنس ہال میں ہوا

پٹنہ: گورنمنٹ اردو لائبریری کے زیر اہتمام پروفیسر علیم اللہ حالی کی شخصیت و ادبی خدمات کے اعتراف میں منعقد مجلس کے موقع پر مشاعرہ کا بھی انعقاد گورنمنٹ اردو لائبریری کے کانفرنس ہال میں ہوا۔ جس کی صدارت پروفیسر علیم اللہ حالی نے کی۔ اس موقع پر پڑھے گئے اشعار اس طرح ہیں:۔

چاہت سے دور عشق سے عاری ہے زندگی
دنیا یہ کہہ رہی ہے مثالی ہے زندگی
۔شبانہ عشرت

ہے بزم سجی دل کی، بہر کیف مثالی ہے
ایسے میں چلے آؤ موسم کا اشارہ ہے
۔شمع کوثر شمع

ہاں سچ ہے کہ صدیوں سے قرآن کی تلاوت کو
ہم اپنے تحفظ کا سامان سمجھتے ہیں
۔ڈاکٹر طلعت پروین

وہ تخت نشینی سے پھر مجھ کو ہٹا دیگا
مجھ کو میرے رتبے کی توقیر بتا دیگا
۔زینت شیخ

کسی کے سامنے رونے نہ گڑگڑاتے ہیں
خدا کے سامنے بس اپنا سر جھکاتے ہیں

۔تحسین روزی

جنوں کی راہ میں ایسا صلہ دینگے
بجھی جو شمع تو دل کو جلا دیں گے
۔مظہر زاہدی

حالی کو جس زبان سے محبت ہے وہ اردو زبان ہے
کہ جن کے زور قلم سے زبان اردو رواں دواں ہے
۔کلیم اللہ کلیم دوست پوری

ٹیس کا، درد کا، سوزش کا، تڑپ کا غم کا
دل کو کس کس کا شناسا نہ بنایا ہم نے
۔کاظم رضا

کریں گے اس کے بزرگوں کا لوگ اس پہ گماں
غلط نہیں تھا یہ محسن رضا کا اندیشہ
۔محسن رضا رضوی

شبنمی لہجے میں کرتا ہے ہر اک بات مگر
اپنے دامن سے وہ شعلوں کو ہوا دیتا ہے
۔شہاب ظفر اعظمی

بیت الغزل کو لفظ کوئی نہ مل سکا
شاخوں پہ فکر کا بھی اک گل نہ کھل سکا
۔افتخار عاکف

محبتوں کی ہم زبان بھول گئے
کہاں سے آئے تھے وہ خاندان بھول گئے
۔اثر فریدی

دل والوں کی اچھی قسمت ہوتی ہے
عشق میں رسوائی بھی عزت ہوتی ہے
۔ظفر صدیقی

گزر جانے دو پہلے یہ رات بھی
ذرا دیکھ لوں غم کی اوقات بھی
۔علیم اللہ حالی

مشاعرہ کی نظامت معروف شاعر و ناظم مشاعرہ اثر فریدی نے کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر رخسانہ پروین، ڈاکٹر شبانہ پروین، شرف الہدیٰ، عرفان صفدری، اشفاق عادل، نشا کرن، جمال کاکوی، شگفتہ پروین، ڈاکٹر عابدہ پروین، ڈاکٹر رخسانہ صدیقی، شاہینہ پروین، ڈاکٹر بی مشرا، سید امتیاز کریم، اظہر الحق، شاہد الحق، ڈاکٹر محبوب عالم وغیرہ شریک ہوئے

رجسٹری آفس حاجی پور کے احاطے میں پارکنگ نہ ہونے کی وجہ سے عوام پریشان نسیم احمد

حاجی پور عبدالواحد۔ حاجی پور شہر کے راجندر چوک واقع رجسٹری آفس کے مین گیٹ اور اندر کے حصے میں بائک سے جام کی صورتحال سے لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے شہید اعظم کمیٹی ویشالی کے سکریٹری اور سماجک رہنما محمد نسیم احمد نے رجسٹرار مل کر سے اس مسئلے کے فوری حل کی اپیل کی ہے تاکہ روزانہ کی بنیاد پر آنے والے لوگوں کو آسانی ہو سکے نسیم احمد نے بتایا کہ بائک کی تعداد میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اندر اور باہر راستے تنگ ہو گئے ہیں اور گاڑیوں کا گزرنا تو دور پیدل چلنا مشکل ہو رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف لوگوں کا وقت ضائع ہو رہا ہے بلکہ بعض اوقات ایمرجنسی سروسز کو بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہم مقامی لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ رجسٹری آفس کے باہر پارکنگ کی جگہ کو بہتر بنایا جائے اور مزید سڑکوں کی مرمت کی جائے تاکہ آمدورفت کی روانی برقرار رکھی جا سکے۔ اس کے علاوہ، بائکوں کی پارکنگ کے لئے ایک علیحدہ مقام فراہم کرنے کی تجویز بھی دی جا رہی ہے تاکہ گیٹ کے قریب سے بائک کا ٹھہراو روکا جا سکے نسیم احمد نے انتظامیہ سے توقع کی ہے کہ وہ اس مسئلے کو فوری طور پر حل کرنے کے لیے اقدامات کریں گے، تاکہ لوگوں کو آئندہ کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ ہو اور جام سے نجات مل سکے انہوں نے افسوس ظاہر کی کہ اس آفس کے احاطے میں ایک بھی پولس گارڈ معمور نہیں دیکھے گئے ملاقات کے دواران رجسٹرار جناب دھنجے کمار راو نے یقین دہانی کرائی کہ اس مسلے کے حل کے ضلع مجسٹریٹ ویشالی یشپال مینا بھی سنجیدہ ہیں جگہ تنگ ہونے کی وجہ سے پریشانی ہو رہی ہے جلد ہی اس مسلے سے چھٹکارہ مل جائیگی

مولانا عبدالرزاق صاحب اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، ان کا انتقال ملت کا عظیم خسارہ: مولانا شوکت علی

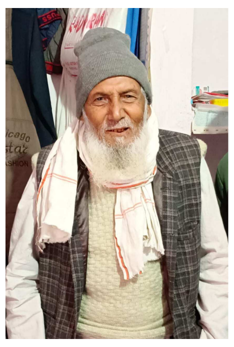

دربھنگہ (پریس ریلیز) گھنشیام پور بلاک کے کوٹھرام گاؤں باشندہ کوٹھرام جامع مسجد کے امام وخطیب مولانا عبد الرزاق کا انتقال پیر کو دوران علاج دربھنگہ کے ایک نجی ہسپتال میں ہوگیا۔ ان کے انتقال سے گاؤں اور قرب وجوار میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ آج منگل کو بعد نماز ظہر کوٹھرام میں ان کی تدفین عمل میں آئے گی۔ وہ گاؤں کے مدرسہ میں بھی مدرس تھے۔ ان کے انتقال پر تعزیت کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کے شاگرد مولانا شوکت علی نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا طویل عرصے تک امام وخطیب اور مدرس کی حیثیت سے کام کرتے رہے ہیں اور اپنے پیچھے سیکڑوں کامیاب شاگرد چھوڑ گئے ہیں۔ وہ انتہائی ملنسار، مشفق ومہربان اور اپنے طالب علموں کی جم کر ہمت افزائی کرتے تھے۔ وہ اپنے آپ میں ایک انجمن تھے۔ ان کی موت پورے علاقہ کا خسارہ ہے۔ ان کے شاگرد مولانا شمیم ندوی نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا بہت سی خوبیوں اور صفتوں کے مالک تھے۔ ان کے علاوہ قاری اشرف، جناب مولانا فاروق، حافظ صدر عالم، ارشاد عالم رحمانی، ڈاکٹر ارشاد، معراج اور مولانا شفیق وغیرہ نے بھی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

سوشل سیکورٹی پنشن اور دیگر اسکیموں کی رقم میں اضافے کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاجی مارچ نکالا گیا
وفد نے مطالبات کے حوالے سے ڈیمانڈ لیٹر ایس ڈی او کے حوالے کیا

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

سوشل سیکورٹی پنشن، لڑکیوں کی شادی اسکیم اور کبیر انتیاشتی اسکیم کی رقم میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک احتجاجی مارچ نکالا گیا۔ احتجاجی مارچ والی موڈ سے نکل کر گجری بازار، پچھّم دروازہ، اشوک راج پتھ سے ہوتے ہوئے بیلور گنج سب ڈویژنل دفتر پہنچا۔ پیر کو یہ احتجاجی مارچ شہری اختیار منچ کے بینر تلے نکلا جب وہ سب ڈویژنل دفتر پہنچا تو مارچ میں شریک لوگ مرکزی دروازے پر دھرنے پر بیٹھ گئے۔ جہاں انہوں نے گھنٹوں احتجاج کیا اور نعرے بازی کی۔ احتجاجی مظاہرے میں بڑی تعداد میں معمر افراد، بیواؤں اور معذور افراد نے پنشن کتبے اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر سوشل سیکورٹی پنشن کی رقم 400 روپے سے بڑھا کر 3000 روپے کرنے، لڑکیوں کی شادی سکیم کی رقم 5000 سے بڑھا کر 25000 روپے کرنے کے مطالبات درج تھے۔ کبیر جنازہ اسکیم کی رقم 3000 روپے سے بڑھا کر 000,10 روپے کردی

ہے، بہار حکومت وقت پر رقم اور پنشن فراہم کرنے کے لیے ہم پر رحم کرے، ہر وارڈ میں کبیر جنازہ کے فنڈز دستیاب ہیں۔ ہو جاؤ، وزیر اعلیٰ نتیش کمار مردہ باد، بہار حکومت کے نعرے لگا رہے تھے۔ مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے آر جے ڈی کے سابق کونسلر اور سابق ریاستی جنرل سکریٹری بلرام چودھری اور محمد جاوید نے مشترکہ طور پر کہا کہ ملک کی دیگر ریاستوں میں سوشل سیکورٹی پنشن کی رقم 1000 روپے سے لے کر 3000 روپے تک ہے۔ لیکن بہار واحد ریاست ہے جہاں اب تک صرف 400 روپے ماہانہ مل رہے ہیں۔ یہ غریبوں کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے۔ مہنگائی کی وجہ سے غریب پریشان ہیں۔ اس موقع پر سابق کونسلر پردیپ مہتا، ونود یادو، ڈاکٹر اقبال احمد، دیویانگ کے پٹنہ ضلع صدر سنجیو کمار، پنشنرس کے امود کمار، امیش پنڈت، رام نارائن سنگھ، منا جیسوال، کرشن کمار یادو، شمبھوشرن پرساد، شریف احمد رنگریز، اعجاز الدین عرف سانو شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت غریبوں کے ووٹوں سے بنتی ہے لیکن ان لوگوں سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ آج بی پی ایل کنبوں کو کبیر جنازہ اسکیم سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ صورتحال یہ ہوگئی ہے کہ غریب خاندان چندہ دے کر لاشوں کو دفنانے اور جلانے پر مجبور ہیں۔ لوگوں کو اسکیم کا فائدہ نہیں مل رہا ہے۔ موصابر، موشوکت، الیاس بابر، مو فیروز، جگین مہندی، رام جی ساہنی، غلام سرور، دیویندر رائے، رگھوناتھ یادو نے حکومت سے سوال کیا اور کہا کہ کیا لڑکیوں کی شادی اسکیم کے لیے حکومت کی طرف سے دی گئی 5000 روپے کی رقم کافی ہوگی؟ باپ اپنی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے۔ مقررین نے حکومت سے اس رقم کو بڑھا کر 25 ہزار روپے کرنے کا مطالبہ کیا۔ احتجاج میں حصہ لینے والے پنشنرز دھرم شیلا دیوی، سنیتا دیوی، سونی دیوی، لال دیوی، منشی رائے، سونی لال رائے، موممتاز، موشوکت، دیویانگ موسیم سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے سب ڈویژنل آفیسر، پٹنہ سٹی سے پوچھا۔ پنشن کی رقم کو 400 روپے سے بڑھا کر 3000 روپے کرنے کا مطالبہ۔ لڑکی کی شادی کی رقم کو بڑھا کر 25000 روپے کرنے کے مطالبات بشمول پنشن کی بروقت ادائیگی، کبیر انتیشتی یوجنا کی رقم ہر وارڈ میں دستیاب کرانے کے مطالبات کے حوالے سے۔ تفویض کردہ ایس ڈی او ستیم پرکاش نے سمجھداری سے مظاہرین کو احتجاجی مقام سے ہٹا دیا۔

ملک میں اب بھی 25 لاکھ افراد ایڈز سے متاثر ہیں: ڈاکٹر تیجسوی
دیواکر روٹری بھون میں ایڈس بیداری پروگرام کا انعقاد

پٹنہ، 2 دسمبر (پریس ریلیز): آج بروز پیر 02 دسمبر کو شام 7 بجے روٹری بھون کے احاطہ میں عالم یوم ایڈس کے خلاف لوگوں کو بیدار کرنے کے لئے روٹری پٹنہ اور روٹری کنکر باغ کے زیر اہتمام پروگرام میں کلیدی مقرر کے طور پر ڈاکٹر تیجسوی دیواکر نے کہا کہ ہمیں ایچ آئی وی / ایڈس کے خاتمے کیلئے لگاتار کوشش کرنی ہوگی۔ ان خطرناک بیماریوں نے ملک کی آبادی کے ایک بڑے حصے کو اپنی زد میں لپیٹ رکھا ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں ملک کو اس سمت میں جزوی طور پر کامیابی بھی ملی ہے۔ ہندوستان کو "مکمل طور پر ایڈز سے پاک" بننے میں کافی وقت لگے گا کیونکہ ملک میں اب بھی 15 سے 49 سال کی عمر کے 25 لاکھ افراد ایڈز سے متاثر ہیں۔ یہ اعداد و شمار دنیا میں ایڈز سے متاثرہ افراد کی فہرست میں تیسرے نمبر پر آتے ہیں۔ روٹری پٹنہ کے اکھلیش کمار نے کہا کہ ایڈز کا عالمی دن ہر سال 1 دسمبر کو منایا جاتا ہے۔ اس دن پوری دنیا کے لوگ ایڈز کے خلاف مہم میں اپنی یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور ایڈز میں مبتلا لوگوں کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ یہ دن ایڈز سے مرنے والوں کی یاد میں بھی منایا جاتا ہے۔ پروگرام کا آغاز قومی ترانے سے ہوا، مہمانوں کا استقبال اور اظہار تشکر روٹری کلب کنکر باغ کے صدر روٹیرین راج کشور سنگھ نے کیا۔ اس موقع پر سابق ڈویژنل صدور ڈاکٹر راکیش پرساد اور ڈاکٹر کنہیا پرساد سنہا، سابق صدور ڈاکٹر دیپتی سہائے، راجیش اگروال، انوج راج، متھیلیش کومنڈل، سدھیر گپتا، کنہیا جی ورما اور دیگر ممبران بڑی تعداد میں موجود تھے۔

اسکولی اساتذہ کو سروس کے تسلسل کا فائدہ دینے کا مطالبہ

دربھنگہ، تارڈیہ (اعجاز احمد اصلاحی / امجد عباس) بہار کے سرکاری اسکولوں میں کام کرنے والے کانٹریکٹ اساتذہ کو سروس کے تسلسل کا فائدہ دینے کے ساتھ ساتھ ریاستی ملازم کا درجہ دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں آج اساتذہ آشیش کمار یادو، سنیل کمار سنگھ، محمد شبیر احمد انصاری اور دیگر اساتذہ نے کہا ہے کہ ریاستی ملازم کا درجہ دینے کے ساتھ ساتھ ہم لوگوں کا ایک اہم مطالبہ ہے، خدمت کے تسلسل کا اعلان اور فائدہ اٹھانا۔ پے اسکیل انڈیکس کا فائدہ دینے کا اعلان کیا جائے۔ ان لوگوں نے مزید کہا کہ ہم اساتذہ بہار کے وزیر اعلیٰ جناب نتیش کمار اور بہار کے محکمہ تعلیم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے جائز مطالبات کو جلد سے جلد پورا کرنے کا اعلان کریں۔ تاکہ ماری خدمات کا فائدہ میں حاصل ہو سکے۔

اورینٹل کالج میں فلسفہ کے عالمی دن پر سیمینار کا انعقاد

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

عالمی یوم فلسفہ کے موقع پر اورینٹل کالج میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر فوزیہ پروین نے کیا۔ استقبالیہ کلمات سے آغاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے پہلے فلسفے کے شہید سقراط کا یوم پیدائش ہر سال نومبر کی تیسری جمعرات کو عالمی یوم فلسفہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ سقراط نے اپنے فلسفے میں پالیسی کا علم دیا۔ اس سال کا موضوع سب کے لیے ترقی ہے۔ کلیدی مقرر ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر شیامل کشور نے تفصیل سے بتایا کہ فلسفہ کیا ہے، اس کی اہمیت اور فلسفہ کو روزمرہ کی زندگی میں کیسے اپنایا جاتا ہے۔ انہوں نے ہر شخص کو زندگی میں تین سی کو اپنانے کو کہا۔ پہلا خالق ہے، دوسرا اجتماعی ہے اور تیسرا Comprehension ہے۔ اگر ان تینوں کو اپنا لیا جائے تو زندگی بہت سادہ اور اچھی ہو جائے گی۔ سقراط نے اپنے شہر کا پیالہ پی کر لوگوں پر علم کا ایک نیا دروازہ کھول دیا۔ انہوں نے کہا کہ فلسفہ کا علم صرف ایک شہر یا ایک ملک میں نہیں ہے بلکہ ہر جگہ پھیلا ہوا ہے۔ اس کا علم بہت زیادہ ہے مسلسل ترقی انسانوں، ماحول اور تمام جانداروں کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ پرنسپل ڈاکٹر ایس مسعود الرحمن نے کہا کہ ترقی اور عزت ہر انسان کا حق ہے۔ اسٹیج کی نظامت ڈاکٹر موتجلا کماری سنہا نے کی۔

سنتور اور طبلے کی دھنوں نے اسکول کے ماحول میں موسیقی کی خوشبو پھیلائی

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

سنتور اور طبلہ پریزنٹیشن کا اہتمام سپائیک مائیک کے ذریعہ سدرشن سنٹرل اسکول، مٹن گھاٹ میں کیا گیا۔ پروگرام میں پنڈت ترون بھٹاچاریہ (سنتور) اور جیوتی رامے رائے چودھری (طبلہ) کی پیش کش سے لوگ جذباتی ہو گئے۔ سنتور اور طبلہ بجانے والوں کے درمیان ہم آہنگی اس قدر بے مثال تھی کہ لوگ گھنٹوں کلاسیکی موسیقی کی خوشی میں ڈوبے رہتے اور دونوں آلات سے نکلتی مدھر دھنیں سنتے رہتے۔ پروگرام کے ذریعے اسکول کے بچوں نے موسیقی کے جوہر کو سیکھا اور سمجھا۔ جس کی وجہ سے پورا اسکول کیمپس موسیقی کی فضا میں ڈوبا ہوا تھا۔ ڈاکٹر ایس کے کرشنا اور منیش نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر اسکول کے پرنسپل گوتم کمار نے کہا کہ اسکل ڈیولپمنٹ کے لیے اس طرح کے پروگرام ضروری ہیں۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے تمام اساتذہ سرگرم رہے۔

دسویں جماعت کے نصاب میں شامل درخشاں اردو کے مختصر ترین سوالات و جوابات۔ قسط (13)

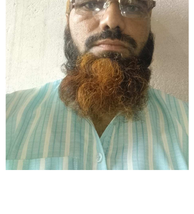

مکتوب (مہدی افادی) مختصر ترین سوالات

سوال۔ مہدی افادی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟ جواب۔ مہدی افادی 1828 میں گورکھپور میں پیدا ہوئے تھے۔
سوال۔ مہدی افادی نے کتنی شادیاں کی تھی؟ جواب۔ مہدی افادی نے تین شادیاں کی تھی۔
سوال۔ مہدی افادی کو اردو کے علاوہ کن کن زبانوں میں مہارت حاصل تھی؟
جواب۔ مہدی افادی کو اردو کے علاوہ انگریزی اور فارسی میں مہارت حاصل تھی۔۔
سوال۔ مہدی افادی کی بیگم کا نام کیا تھا اور وہ کسی نام سے مشہور تھیں؟
جواب۔ مہدی افادی کی بیگم کا نام عظیم النساء تھا جو بیگم مہدی کے نام سے مشہور تھیں۔
سوال۔ مہدی افادی کا اصل نام کیا ہے؟ جواب مہدی افادی کا اصل نام مہدی حسن ہے۔

اعجاز احمد اصلاحی گرول علی نگر دربھنگہ ضلع نمائندہ سہارا ایکسپریس پٹنہ

صاحبزادی فرزانہ نوشین اور ذیشان ظفر سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئیں

پھلواری شریف (شعیب قریشی) انتہائی خوشی کے ساتھ جانکاری دی جا رہی ہے کہ ظفر کالونی کے رہنے والے ریلوے پٹنہ جنکشن سے ریٹائرڈ (PWI) پی۔ ڈبلو۔ آئی۔ فرحان صدیقی کی صاحبزادی فرزانہ نوشین اور ذیشان ظفر سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئیں۔ لڑکے کے والد کا نام حسام ظفر صاحب ہے جو کہ بازید پور باڑھ کے رہنے والے ہیں۔ ان کا نکاح امارت شرعیہ کے مفتی سعیدور رحمان صاحب نے پڑھایا۔ اس موقع پر امان صدیقی، ریٹائرڈ بینک ملازم، ریحان صدیقی، ریٹائرڈ (PWI) پی۔ ڈبلو۔ آئی۔ دانا پور، محمد عرفان صدیقی، چیف کنٹرولر دانا پور ڈویژن ریلوے، عدنان صدیقی، کامران صدیقی، ریلوے کے پی آر آئی تنویر الحق عرف چاند اور وقف نمبر 914۔ مسجد کمیٹی کے سکریٹری۔ کم۔ بہار ڈیلی پسنجرس اسویشن کے جنرل سکریٹری و مشرقی زونل ممبر شعیب قریشی اور کئی لوگوں نے دلہا اور دلہن کو مبارکباد دی۔

جی ایم جی کالج آف نرسنگ نے ڈاکٹر عقیل صدیقی اور ڈاکٹر عنایت پالوی کو اعزاز سے نوازا
کئی اہم مقتدر و معزز شخصیات نے مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا

پٹنہ (پریس ریلیز) جی ایم جی کالج آف نرسنگ پارا میڈیکل کی جانب سے منعقد ایک تقریب میں سسٹر ڈیزی کے ہاتھوں مولانا آزاد پارا میڈیکل ٹریننگ اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر عقیل صدیقی اور پرنسپل ڈاکٹر عنایت پالوی کو اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر اشوک کمار ایڈیشنل ڈائرکٹر محکمہ ہیلتھ، حکومت بہار اور آئی جی آئی ایم ایس، اسکول آف نرسنگ کے پرنسپل موجود تھے۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر عقیل صدیقی سینکڑوں انعامات و اعزازات حاصل کر چکے ہیں۔ ان کی پہچان ایک سرگرم سماجی کارکن کی حیثیت سے بھی ہے۔ فیزیو تھیراپی کے شعبے میں قومی سطح پر اپنی شناخت رکھتے ہیں۔ بہار فیزیو تھیراپی کونسل قائم کرنے میں انہوں نے نمایاں اور اہم کردار نبھایا ہے۔ انہیں اعزاز سے سرفراز کئے جانے پر معزز و مقتدر شخصیات نے مبارکباد دی ہے۔ وہیں ڈاکٹر عنایت پالوی بھی کئی ایوارڈ سے سرفراز کئے جا چکے ہیں۔ انہیں احباب و متعلقین نے مبارکباد دی ہے۔

جناب احمد حسین صاحب کو جنتادل یونائیٹڈ اقلیتی سیل کا ریاستی جنرل سکریٹری بنایا گیا ہے

مدھوبنی محمد سالم آزاد مدھوبنی جنتادل یونائیٹڈ اقلیتی سیل کے ریاستی سربراہ اشرف انصاری نے جنتادل یونائیٹڈ کے سینئر لیڈر احمد حسین

کو جنتادل یونائیٹڈ اقلیتی سیل کا ریاستی جنرل سکریٹری نامزد کیا ہے انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ احمد حسین کی ریاستی جنرل سکریٹری کے طور پر تقرری سے پارٹی ریاستی سطح پر مزید مضبوط ہوگی کیونکہ احمد حسین ایک فال لیڈر ہیں اس لئے انہوں نے ضلع صدر کے عہدے پر رہ کر تنظیم کو مضبوط کرنے کا کام کیا۔ بارہ سال سے ضلعی سطح پر اقلیتی سیل کو اس کے علاوہ تنظیم کو پنچایت کی سطح تک لے جانے کا کام بھی کیا گیا ہے دوسری جانب جنرل سکریٹری کے طور پر نامزد ہونے پر جناب احمد حسین نے پارٹی کے قومی صدر وزیر اعلیٰ نتیش کمار، کارگزار قومی صدر اور راجیہ سبھا کے رکن سنجے کمار جھا، ریاستی صدر امیش سنگھ کشواہا، مدرسہ بورڈ کے سابق چیئرمین سلیم پرویز صاحب اور ریاستی صدر کا شکریہ ادا کیا دوسری جانب اقلیتی سیل کے ریاستی جنرل سکریٹری جناب احمد حسین منتخب ہونے پر مبارکباد دینے والوں میں جے ڈی یو لیڈر عبدالقیوم، ضلع صدر پھولے بھنڈاری، راجہ چودھری، بھرت چودھری، پرکاش سنگھ، وشوجیت سنگھ، توحید عالم، شری کانت یادو، کے ڈی ٹھاکر، محمد شفیق، خدا سنگھ، گلاب ساہ، اختر شامل تھے۔ جاوید انصاری، آزاد شاہ، ظہیر پرسونوی، کیدارناتھ بھنڈاری، سمیر الدین انصاری، سعید انور، محمد مستقیم، فیض محمد، محمد ندیم، محمد علاؤالدین، ابوالکلام ، ڈاکٹر محمد اکبر انصاری وغیرہ شامل تھے۔

زاہدون نشان (شاہین شیخ) نے حاصل کیا

شاہین شیخ، جو اپنی صلاحیتوں، شاندار اسٹیج ہینڈلنگ اور سامعین کو مسحور کر دینے والی آواز کے لیے جانی جاتی ہیں، کو اس سال ”اینکر/ ایمسی

آف دی ایئر“ کے باوقار خطاب سے نوازا گیا۔ انہیں یہ اعزاز گورکھپور میں منعقدہ پوروانچل فزیوتھراپسٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے پروگرام کے دوران دیا گیا۔ اس عظیم الشان تقریب میں ہندوستان اور بیرون ملک سے کئی معروف شخصیات، میڈیا کی دنیا کے لوگ اور نامور ڈاکٹرز موجود تھے۔ شاہین شیخ کو یہ اعزاز ان کی شاندار اسٹیج مینجمنٹ اور ہر پروگرام کو جاندار بنانے کی حیرت انگیز صلاحیت پر دیا گیا۔ اس نے جس طرح سے اپنے سامعین کے ساتھ جڑنے کی صلاحیت دکھائی ہے وہ دوسرے اینکرز اور ایمسیز کے لیے ایک تحریک بن گیا ہے۔ مہمان خصوصی گورکھپور یونیورسٹی کی وائس چانسلر پروفیسر پونم ٹنڈن نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا،”شاہین شیخ صرف ایک اینکر نہیں ہیں بلکہ اسٹیج کی زندگی ہیں۔ ان کی توانائی اور انداز پیش کرنے کا انداز انھیں اس میدان میں منفرد بناتا ہے۔“شاہین شیخ نے تقریب میں کھڑے ہوکر داد وصول کی جوان کی لگن اور مہارت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔ تقریب کے دوران کئی دیگر معززین نے بھی شاہین کی تعریف کی اور انہیں مبارکباد دی۔ شاہین شیخ کا یہ سفر محنت، لگن اور جذبے سے بھرپور تھا۔ شاہین نے اپنی اسٹیج پرفارمنس کے دوران نہ صرف شائقین کو محظوظ کیا بلکہ کئی بار سماجی پیغامات بھی دیے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ وہ نہ صرف ہر تقریب کو پیشہ ورانہ طریقے سے ہینڈل کرتی ہے بلکہ اس میں ذاتی ٹچ بھی ڈالتی ہے۔ وہ مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر سینکڑوں ٹائٹل جیت چکی ہیں۔ یہ اعزاز ملنے پر شاہین شیخ کے اہل خانہ، دوستوں اور شہر کے باسیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ سوشل میڈیا پر انہیں بہت سی مبارکبادیں موصول ہو رہی ہیں۔ مقامی سیاست دانوں، صحافیوں اور شائقین نے اسے شہر اور کمیونٹی کے لیے ایک قابل فخر لمحہ قرار دیا۔ گورکھپور کے سابق میئر ڈاکٹر ستیہ پانڈے نے کہا کہ یہ فخر کی بات ہے کہ ہماری اپنی شاہین شیخ کو یہ اعزاز ملا ہے۔ یہ اعزاز ثابت کرتا ہے کہ محنت اور لگن سے سب کچھ ممکن ہے۔ ایوارڈ حاصل کرنے کے بعد شاہین شیخ نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایوارڈ میرے لیے صرف ایک اعزاز ہی نہیں ہے بلکہ میں اپنے ناظرین، منتظمین اور ٹیم کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے ہمیشہ مجھ پر اعتماد کیا۔ ہر ایک جس نے مجھے سپورٹ کیا۔“ انہوں نے آرگنائزنگ بورڈ کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور خاص طور پر ڈاکٹر سریتا سنگھ اور پروگرام کے آرگنائزر ڈاکٹر راکیش کمار کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کا مقصد اسٹیج مینجمنٹ کے شعبے میں مزید بلندیوں کو حاصل کرنا اور نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ شاہین شیخ نے یہ بھی بتایا کہ مستقبل میں وہ پلیٹ فارم چلانے کے ساتھ ساتھ سماجی مسائل پر بیداری کے لیے بھی کام کرتی رہیں گی۔ ان کا ماننا ہے کہ پلیٹ فارم کو صرف تفریح کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے بھی استعمال کیا جانا چاہیے۔

ایک روزہ جلسہ دستار بندی حفاظ کرام اختتام پذیر

بسفی ملک کے تحت دبیاہی گاؤں میں ایک روزہ جلسہ دستار بندی باہتمام مدرسہ تعلیم القرآن دبیاہی زیر صدارت حضرت مولانا اظہار الحق صاحب المظاہری ناظم جامعہ اشرف العلوم کنہواں شمشی منعقد ہوا جسمیں مقرر کی حیثیت سے حضرت مولانا شبلی صاحب قاسمی قائم مقام ناظم امارت شرعیہ پٹنہ حضرت مولانا محمد سفیان چترویدی صاحب دربھنگہ حضرت قاری عبدالخالق صاحب جامعہ اشرف العلوم کنہواں شمشی حضرت مولانا محمد نسیم نظر صاحب چھتوں حضرت مولانا محمد اسرار الحق صاحب قاسمی مدرسہ احمدیہ مومن ٹولہ مدھوبنی سرپرست حضرت مولانا شفیع احمد الیاسی صاحب القاسمی صدر آل انڈیا علماء بورڈ استاذ مدرسہ اشرف العلوم پرسونی شریک ہوئے حضرت مولانا شبلی صاحب القاسمی نے فرمایا کہ آپس میں اخوت ومحبت پیدا کیجئے اور مدارس کو مضبوط بنای※ اور تعاون کیجئے اور آپس میں ہندو مسلم سب مل کر زندگی گزاری※ حضرت مولانا سفیان صاحب چترویدی نے اپنے انداز میں فرمایا کہ قرآن انسان کے لی※ رشد وہدایت ہے حضرت مولانا شفیع احمد الیاسی القاسمی صاحب نے فرمایا کہ سب سے پہلی وحی جو آئی ہے وہ اقراء کی آئی تا کہ انسان پڑھے لکھے اور علم والا کہلا※ علم کی بڑی فضیلت واہمیت ہے اس پروگرام کو کامیاب بنانے والے جناب نصر اللہ صاحب جناب ڈاکٹر انور ارشاد صاحب جناب ماسٹر امان اللہ صاحب توقیر بابو جناب ماسٹر بدرالحق صاحب جناب حافظ پرویز عالم صاحب شفیع اللہ بابو وغیرہ کے نام قابل ذکر ہے نگراں مدرسہ حافظ شمس عالم صاحب بھی موجود تھے جبکہ حفاظ کرام میں حافظ ذکر اللہ ابن محمد نصر اللہ دبیاہی حافظہ ثریا ثناء بنت حافظ ثناء اللہ ثناء صاحب دبیاہی حافظ محمد کیف عالم ابن نور عالم صاحب اسرا دربھنگہ کے نام قابل تعریف ہے واضح رہے کہ حضرت مولانا شفیع احمد الیاسی القاسمی صاحب کی مرتب کردہ کتاب علماء دیوبند کی نعتوں کا مجموعہ حضرت مولانا اظہار الحق صاحب ناظم جامعہ اشرف العلوم کنہواں کے ہاتھوں رسم اجرا بھی ہوا

بنگال میں آلو کے تاجروں کا ہڑتال کرنے کا اعلان

کلکتہ 2 دسمبر (یواین آئی) ریاستی وزیر زراعت ومارکیٹنگ بیچارام منا کی موجودگی میں آلو کے تاجروں نے پیر کی رات سے ہڑتال پر جانے کا اعلان کردیا ہے۔ حکومت نے آلو ایکسپورٹ کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ اس ہڑتال کی وجہ سے منگل سے اوپن مارکیٹ میں آلو کی قیمت میں مزید اضافے کا خدشہ ہے۔ تاہم تاجروں کا کہنا ہے کہ ہڑتال کے باوجود پروگریسو پوٹیٹو کے فیصلے کا جائزہ لیا جائے گا۔ پروگریسو پوٹیٹو ٹریڈرز ایسوسی ایشن نے آلو کی بیرونی ریاستوں کو پیر کو آدھی رات سے ریاست بھر میں ہڑتال کا اعلان کیا تھا۔ خدشہ ہے کہ اس کے نتیجے میں اوپن نے پروگریسو پوٹیٹو ٹریڈرس ایسوسی ایشن اور ریاست کے کولڈ اسٹور مالکان کے ایسوسی ایشن کے میٹنگ میں انہوں نے وزیر سے آلو کی برآمد کے معاملے میں نرمی کی درخواست کی تھی۔ لیکن میٹنگ ہڑتال ختم کرنے کی اپیل کی۔ لیکن آلو کے تاجروں نے کہا ہے کہ اگر سرحد پر آلو کی گاڑیوں کے تقریباً 500 کولڈ اسٹور میں چھ سے ساڑھے چھ لاکھ میٹرک ٹن آلو اب بھی محفوظ ہیں۔ دسمبر میں پورا کرنے کے بعد عام طور پر ڈھائی سے تین لاکھ میٹرک ٹن آلو کولڈ اسٹوریج میں سرپلس رہیں خالی کر دینا چاہیے۔ قدرتی طور پر فاضل آلو بیرون ریاست بھیجنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس صورت میں، ریاستی بازاروں میں ذخیرہ شدہ آلو کی مانگ میں کچھ حد تک کمی آئے گی۔ ریاستی

ٹریڈرز ایسوسی ایشن کی اسٹیٹ کمیٹی کا ہنگامی اجلاس منگل کو طلب کیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں ہڑتال برآمد کرنے کے معاملے میں ریاستی سرحدوں پر پولیس کی سختی اور بربریت کے خلاف احتجاج کے لیے مارکیٹ میں آلو کی قیمت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس صورتحال کے پیدا ہونے سے پہلے ریاستی وزیر ساتھ پیر کو فوڈ بھون میں میٹنگ کی تاکہ ہڑتال کے فیصلے کو ٹال دیا گیا۔ آلو کے تاجروں نے بتایا کہ میں موجود وزیر اور دیگر سرکاری افسران ایسی کوئی یقین دہانی نہیں کرا سکے۔ حکومت نے میٹنگ میں روکنے کا سلسلہ نہیں روکا گیا تو وہ ہڑتال سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ تاجروں کا دعویٰ ہے کہ ریاست کے ریاست میں آلو کی کل مانگ تین سے ساڑھے تین لاکھ میٹرک ٹن ہے۔ دسمبر میں ریاست کی مانگ کو گے۔ حکومت پہلے ہی ایک نوٹیفکیشن جاری کرچکی ہے کہ ریاست کے تمام کولڈ اسٹوریج کو 31 دسمبر تک اس کے علاوہ تاجروں کو خدشہ ہے کہ دسمبر کے وسط سے نئے آلو مارکیٹ میں آنا شروع ہوجائیں گے۔ ترقی پسند آلو تاجر ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری لالو کو پادھیائے نے کہا کہ ”ہم نے پیر کی سہ پہر وزیر کے ساتھ ملاقات کی۔ لیکن اس ملاقات میں کوئی حل نہیں نکل سکا۔ وزیر نے ہم سے ہڑتال ختم کرنے کی درخواست کی۔ لیکن جن چند نمائندوں کے لیے ہم اس میٹنگ میں گئے تھے ان کے لیے یہ فیصلہ کرنا ممکن نہیں تھا۔ اس لیے ہمارا ہڑتال کا فیصلہ پیر کی آدھی رات سے جاری ہے۔ پروگریسو آلو ٹریڈرز ایسوسی ایشن کی ایک ہنگامی میٹنگ منگل کو ہگلی کے تارکیشور میں تاجر بھون میں بلائی گئی ہے۔ ریاستی حکومت کے موقف اور ہماری ہڑتال کے بارے میں بات چیت ہوگی۔

ریاستی حکومت قدیم قبیلے اور پہاڑیا سماج کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دے: بابولال مرانڈی

رانچی، 02 دسمبر (اسٹاف رپورٹر) جھارکھنڈ بی جے پی کے ریاستی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ بابولال مرانڈی نے ریاست کے وزیر اعلیٰ

ہیمنت سورین کو مشورہ دیتے ہوئے ریاست کے قدیم قبائل بالخصوص پہاڑیا برادری کی سماجی و اقتصادی حالت پر تشویش کا اظہار کیا۔ مسٹر مرانڈی نے آج سوشل میڈیا پر لکھا کہ جھارکھنڈ کے قدیم قبائل خصوصاً پہاڑیا برادری کی معاشی اور سماجی حالت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ آج بھی یہ کمیونٹی ترقی کے دھارے سے بہت دور ہے اور بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔ ان کے گاؤں تک نہ تو سڑکوں کی مناسب رسائی ہے اور نہ ہی وہ صحت کی سہولیات سے فائدہ اٹھا پاتے ہیں۔ مسٹر مرانڈی نے کہا کہ معیاری تعلیم اور پینے کے پانی جیسی بنیادی سہولیات کی بھی شدید کمی ہے۔ غذائی قلت، خون کی کمی، ملیریا جیسی سنگین بیماریاں ان کی زندگی کا حصہ بن چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہاڑیا برادری کی بہتری کے لیے بنائی گئی اسکیموں کا فائدہ زیادہ تر درمیانی لوگ چھین لیتے ہیں۔

راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام 23 ویں مسلم اجتماعی شادیوں کی تقریب: 21 مسلم جوڑوں کی اجتماعی شادیوں کا انعقاد

اورنگ آباد، 2 دسمبر (یواین ائی) مہاراشٹر کے ضلع جالنہ میں 21 مسلم جوڑوں کی اجتماعی شادیوں کی تقریب منعقد کی گئی۔ یہ تقریب راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام 23 ویں مسلم اجتماعی شادیوں کی تقریب کے طور پر عائشہ لانس، اردو ہائی اسکول کے پیچھے، پرانے جالنہ میں ہوئی، جہاں قاضی سید عبدالواحد نے نکاح کا خطبہ دیا۔ اس موقع پر سابق رکن اسمبلی کیلاش گورنتیال نے اپنے صدارتی خطاب میں راحت سوشل گروپ جالنہ کے اس اقدام کو سراہا اور کہا کہ یہ اقدام قابل تحسین ہے کیونکہ مسلم اجتماعی شادیاں بغیر کسی رکاوٹ کے منعقد کی جارہی ہیں اور اس میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک چھ سو سے زائد مسلم جوڑے اجتماعی شادیوں کی تقریب میں شریک ہو چکے ہیں، اور ہم ہمیشہ راحت سوشل گروپ جالنہ کے ساتھ ہیں۔ رکن اسمبلی ڈاکٹر کلیان کالے نے اس موقع پر راحت سوشل گروپ جالنہ کی کامیاب اجتماعی شادیوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ نہ صرف ایک سماجی خدمت ہے بلکہ ملک وقوم کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ راحت سوشل گروپ جالنہ اس اہم فریضہ کو بخوبی نبھا رہا ہے اور ہم ان کے اس کام میں ہر ممکن تعاون فراہم کریں گے۔ تقریب میں اقبال پاشا، ونائک مہاراج پھولمبریکر، اور گنیش سپارکر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور راحت سوشل گروپ جالنہ کی کارکردگی کو سراہا۔ اس موقع پر راحت سوشل گروپ جالنہ کی جانب سے مختلف افراد کو ”راحت گورو سنمان“ سے نوازا گیا جن میں عبید عبدالرحمن ہدا، عمران عنایت خان، عبداللہ چاؤس، جاوید خان سلیم خان، عائشہ بانو سکندر علی، چندن کابل مل گیہی، شاہنواز خان، ڈاکٹر شیخ جاوید، ڈاکٹر شیخ عبدالمتین، پولیس کانسٹیبل دگمبر پایجن، فیروز باغبان، اور بشریٰ حسین برکت الدین شامل ہیں۔ تقریب کی ابتدا حافظ سید اسرار کی تلاوت کلام پاک اور نعتیہ کلام سے ہوئی۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر سلیم نواز حشر جعفر آبادی اور سیکرٹری راحت سوشل گروپ جالنہ لیاقت علی خان یاسر نے ادا کیے، جبکہ شکریہ کا کلمہ صدر راحت سوشل گروپ شیخ افسر نے ادا کیا۔ اس تقریب میں دیگر اہم شخصیات میں اقبال پاشا، محمد نسیم چودھری، ونائک مہاراج پھولمبریکر، ایوب خان، حاجی شیخ عبدالواحد، فیصل بن سالم بن سمیعہ، سائی ناتھ پوار، بشارت علی خان اختر، گنیش سپارکر، ماجد عرف سلمان بھائی، موہن اینگل، ڈاکٹر مشیر انعامدار، گوپال موڑ، انس چاؤس، حاجی یوسف خان، پرساد کلکرنی، عتیق احمد خان، عبدالکریم بلڈر، قاضی سید عبدالواحد، حافظ سید اسرار، اور دیگر افراد نے شرکت کی۔ راحت سوشل گروپ جالنہ کے صدر شیخ افسر، سیکرٹری لیاقت علی خان یاسر، شیخ سلیم شیخ محمد، شیخ سلیم شیخ شکور، سید اختر، شیر زمان خان، سید جاگیردار، سید اعجاز، ظفر خان، محبوب شیخ، شیخ قمر، شیخ رشید، سونو، خضر فاروق، عمار یاسر، اسام شیخ، احمد جاگیردار، شیخ فہیم، شیخ محبوب، سید شاکر، شیخ سلیم شیخ شکور، سید جاگیردار، محمد ہاشم، حسین خان اور شیخ جمیر بھی تقریب میں موجود تھے۔

معاشرتی استحکام میں عدل وقسط کی ضرورت ناگزیر ہے: مولانا جرجیس کریمی ادارہ تحقیق میں ”عدل وقسط کا تصور اور تقاضے“ پر اسکالر سیمینار

علی گڑھ (سالم فاروق ندوی) ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ میں ”عدل وقسط کا تصور اور تقاضے“ کے مرکزی عنوان پر اسکالر سیمینار کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت سکریٹری ادارہ مولانا اشہد رفیق ندوی صاحب نے کی۔ سیمینار کا موضوع جماعت اسلامی ہند کے اجتماع ارکان، حیدرآباد کے مرکزی عنوان ”عدل وقسط“ کو سامنے رکھتے ہوئے طے پایا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ اقامت دین کے وسیع تصور کے ساتھ عدل وقسط کا تصور بھی ذہنوں میں راسخ ہوجائے اور زندگی کے مختلف میدانوں میں اس کا عملی اظہار ہو۔ اس مرکزی عنوان کے تحت کل پانچ مقالے پیش ہوئے۔ سفیان سی عمری نے عدل وقسط کا وسیع مفہوم: قرآن وسنت کی روشنی میں“ کے عنوان سے اپنا مقالہ پیش کیا اور کہا کہ عدل وقسط زندگی کے تمام شعبوں میں مطلوب ہے؛ انفرادی زندگی سے لے کر اجتماع زندگی تک، معاملات سے معاشرت تک۔ ان تمام پہلوؤں میں عدل وقسط کا قیام ضروری ہے۔ حامد قریشی نے ”عدل وقسط کے قیام کی اہمیت: نوع انسانی کے مفاد میں“ کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے واضح کیا کہ عدل وقسط کا قیام مقاصد شریعت کا اہم باب ہے۔ ساجد ندوی نے ”انفرادی زندگی میں عدل وقسط کا نفاذ: فوری اور فطری ضرورت“ کے تحت مقالہ پیش کیا اور دلائل کی روشنی میں کہا عدل کا آغاز اپنی ذات سے ہوتا ہے۔ اس کی مختلف جہات ہیں، جیسے خواہشات میں عدل، جذبات میں عدل وغیرہ۔ مجیب الرحمٰن فلاحی نے عدل کا قیام کیسے ہو؟“ کے تحت مختلف نظریات پر بات کی اور عملی شکلوں پر گفتگو کی۔ انعام الحق قاسمی نے عدم قسط سے پیدا ہونے والی برائیوں کو بیان کیا اور ظلم واستبداد پر اسلام کے موقف کا جائزہ پیش کیا۔ اس موقع پر ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی کے سینئر رفقاء علمی نے اپنے تاثرات پیش کیے اور اسکالرز کی کوششوں کو خوب خوب سراہا۔ مولانا کمال اختر قاسمی صاحب نے مقالہ نگاری کی بعض اہم چیزوں کی طرف نشاندہی کی اور موضوع پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے کہا کہ عدل وقسط کا مضمون پورے قرآن میں سب سے زیادہ ابھرا ہوا ہے۔ اس حوالے سے موجودہ حالات کے تناظر میں جہاں قوانین وضوابط کا ایک مضبوط ڈھانچہ ہے، وہاں قیامِ عدل وقسط کے امکانات اور اس کے طریقہ کار کیا ہوسکتے ہیں؟ اس پر بھی تحقیق کی ضرورت ہے۔ مولانا محمد جرجیس کریمی صاحب نے عدل کے وسیع مفہوم پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کو اپنی ذات میں بھی عدل قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ مولانا اشہد رفیق ندوی نے صدارتی خطاب میں مقالہ نگاری کے اصولوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مقالے کا مواد جاندار، اسلوب واضح، اور پیشکش عمدہ ہونی چاہیے۔ ایک اچھا مقالہ نگار موضوع کے دائرے میں رہتے ہوئے تمام پہلوؤں کا غیر جانب دارانہ احاطہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوآموز قلم کار عموماً تجزیاتی گفتگو میں غلطی کرتے ہیں، جس سے بچنے کے لیے موضوع کی تفہیم اور ماہرین کی آراء کا مطالعہ ضروری ہے۔ یہ صلاحیت محنت اور تجربے سے حاصل ہوتی ہے۔ خطاب کے بعد انعامات کا اعلان ہوا، جس میں سفیان سی عمری، حامد قریشی، اور انعام الحق قاسمی نے بالترتیب اول، دوم، اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ نظامت انعام الحق قاسمی نے کی۔

غزل

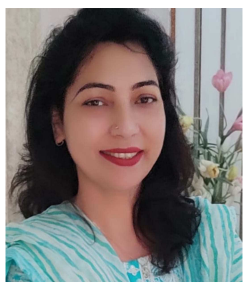

تمھی ہو دعائیں وظیفہ بھی تم ہو
عبادت کا میری نتیجہ بھی تم ہوتم

تمھی ہو ہماری محبت کا محور
ہماری وفا کا صحیفہ بھی تم ہو

تمھی ہو فقط ایک نیکی ہمار ی
کبیرہ بھی تم ہو صغیرہ بھی تم ہو

تمھی شاہزادے مری سلطنت کے
ہو جاگیر میری ذخیرہ بھی تم ہو

تمھی تبصرہ ہو مری شاعری کا
رباعی تمھی ہو قصیدہ بھی تم ہو

تمھیں خار میں گل ہو، صحرا میں پانی
سمندر میں سُندر جزیرہ بھی تم ہو

تمھی ابتدا، انتہا سب تمھیں سے
مری زندگی کا سلیقہ بھی تم ہو

تمھیں پیار کی حد بتاؤں میں کیسے
مری تم عبادت، عقیدہ بھی تم ہو

شاعرہ نصرت عتیق گورکھپوری

’ایک ایسے وقت میں جب انڈیا میں سماجی انصاف کی جگہ شدید ناانصافی تھی اور کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں تھا۔ اس دوران کچھ اولیا تھے جنھوں نے غریبوں اور مصیبت زدہ لوگوں کی فریادیں سنیں۔ ان کی طرح وہ بھی غربت میں رہتے اور کئی کئی دن بھوکے رہ کر معاشی تفاوت کو دور کرنے کی کوشش کرتے۔ یہ الفاظ مشہور مصنف اور مورخ راہل سنکرتیان کے ہیں۔ راہل سنکرتیان نے مغل حکمراں اکبر اور ان کے دور پر لکھی اپنی مشہور کتاب اکبر میں کچھ صوفی بزرگوں کو سماجی برابری دلانے والا یا کمیونسٹ کہا ہے جن میں صوفی بزرگ خواجہ معین الدین چشتی اولیت رکھتے ہیں۔ معین الدین چشتی ایران کے سنجر (سیستان) میں پیدا ہوئے۔ وہ واحد مسلمان بزرگ ہیں جن کی شہرت برصغیر پاک و ہند میں مذاہب یا فرقوں کی تنگ نظری کی سرحدوں کو عبور کرتی ہوئی پہنچی۔ اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ برصغیر پاک و ہند میں سب سے زیادہ قابل احترام درگاہوں میں سے ایک ہے۔ لیکن ان دنوں وہ کچھ مختلف وجوہات سے خبروں میں ہے۔ یہ ایک ایسی مقدس درگاہ ہے، جہاں خواتین بغیر کسی پابندی کے داخل ہوتی ہیں۔ غیر مسلم خواتین بھی بڑی تعداد میں پہنچتی ہیں اور منتیں مانگتی ہیں۔ اس درگاہ کے روحانی فیض کا شہرہ سن کر انڈیا، پاکستان، بنگلہ دیش سے دور امریکہ، فرانس اور جرمنی کے سیاست دان بھی وہاں چادر چڑھانے پہنچتے ہیں۔ یہ برصغیر پاک و ہند میں تصوف، سیاست اور ولایت کی روایت کا منفرد گلستان ہے۔ ایسا گلستان جس نے مذہب، فرقہ اور جغرافیہ کی تمام حدیں توڑ کر اپنی

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی
SAHARA EXPRESS,DELHI

درگاہ اجمیر شریف: ایک ’غریب نواز‘ کی آخری آرام گاہ جہاں دنیا بھر سے رہنما چادر چڑھانے آتے ہیں

خوشبو اور فیض چاروں جانب پھیلایا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ہم درگاہ کی تاریخ کی کتنی چھان بین کرتے ہیں۔ یہاں اس ولی اللہ کو جاننا اہم اور دلچسپ ہے کہ یہ کس کے نام پر بنائی گئی ہے۔ ’غریب نواز‘ کے نام سے مشہور خواجہ کی پیدائش سنہ 1142 میں ہوئی۔ خواجہ اپنے زمانے کے مشہور صوفی بزرگ خواجہ عثمان ہارونی کے شاگرد رہے اور سنہ 1192 میں پہلے لاہور، پھر دہلی اور پھر اجمیر پہنچے۔ اس سے پہلے وہ بغداد اور ہرات کے راستے کئی بڑے شہروں میں صوفیوں سے فیض حاصل کر چکے تھے۔ اجمیر میں خواجہ کی آمد شہاب الدین غوری اور پرتھوی راج کے درمیان ترائن کی لڑائی کے بعد ایک ایسے وقت میں ہوئی جب ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت شروع ہو رہی تھی۔ یہ قطب الدین ایبک، التمش، آرام شاہ، رکن الدین فیروز اور رضیہ سلطان کا دور تھا۔ خواجہ بہت پرفتن دور کے بزرگ اور صوفی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی شہرت سن کر التمش خود ایک بار ان سے ملنے پہنچے۔ کہا جاتا ہے کہ رضیہ سلطان بھی کئی بار ان کے ہاں پہنچی تھیں۔ وہ کہتے تھے کہ انسان پرسکون رہ کر کسی کے بھی جبر کا جواب انتہائی جمالیاتی انداز میں دے سکتا ہے۔ یہ وہ پیغام تھا جس کے لیے اس وقت ہندوستان کے لوگ پیاسے تھے۔ مشہور سماجی مصلح اور آریہ سماج کے پیروکار ہرولاس سردا نے اپنی کتاب ’اجمیر: ہسٹاریکل اینڈ ڈسکرپٹو‘ میں ان کے زہد و تقوی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ پیوند والے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ وہ اوپر انگرکھا اور نیچے دو ٹکڑوں کو جوڑ کر دوتائی پہنتے تھے۔ اس کتاب میں انھوں نے اس درگاہ کو اجمیر کے تاریخی کارنامے کے طور پر بیان کیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خواجہ ہمیشہ فاقہ کشی کرتے تھے اور ایک روٹی کئی کئی دنوں تک چلتی تھی۔ لیکن ان کے ہاں بھوکوں کے لیے ہر وقت لنگر تیار رہتا تھا۔ نامعلوم اور بھوکے غریبوں کے ساتھ ان کی مہمان نوازی کے قصے بہت مشہور ہیں۔ خواجہ کی وفات 1236 میں ہوئی۔ اس وقت تک ان کا نام ملک میں بہت مشہور ہو چکا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ خواجہ کئی دنوں تک مراقبہ میں رہا کرتے تھے اور ایسے ہی ایک مراقبے کے دوران کی قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

جمعیت علمائے بہار کا چوکولیٹ گیم!!

مولانا ارشد اسعدی

ادھر ادھر کی نہ بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

وطن عزیز میں ملت کی نمائندہ تنظیم ”جمعیۃ علماء ہند“ اپنی تابناک ماضی کے سوسال سے زائد کا عرصہ پوری کر چکی ہے یہ تنظیم وسیع النظر اور محب وطن علماء عظام کے اخذ کردہ اصولوں پر پوری جرأت و جواں مردی کے ساتھ ایک بہتر اور روشن ضمیر کی طرف گامزن رہی ہے جمعیۃ علماء ہند مسلمانان ہند کی ایسی واحد جماعت ہے جس کے سپہ سالار انگریزوں کے خلاف سب سے پہلے اٹھ کھڑے ہوئے، ملک کے طول وعرض میں انگریزی سامراج کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کیا۔ اس کے بانیان کا آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد ملک کی تعمیر وتشکیل میں ناقابل فراموش کردار رہا ہے، تحریک آزادی میں ان حریت پسند علماء کا اتنا اہم رول رہا ہے کہ اگر یہ انگریزوں کی غلامی کے خلاف جنگ نہ لڑتے تو ہمیں آزادی کا سورج شاید نصیب نہ ہوتا یہی وجہ ہے کہ اس تنظیم کے منشور میں انسانیت کو مرکزیت اور بنی نوع انسان کی فلاح وبہبود کو بنیادی اہمیت حاصل ہے 19 نومبر 1919 کو ایسے وقت میں ”جمعیۃ علماء ہند“ کی داغ بیل ڈالی گئی جب انگریزی استبداد اپنے آخری حدوں کو چھو رہا تھا، لوگوں میں اس اجنبی خون خوار مخلوق اور گورے انگریزوں کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت مفقود ہو چکی تھی، اس استبدادی قوت اور جبر وظلم کے خلاف وقت کے بڑے بڑے دانشوران قوم کی ہمت جواب دے چکی تھی، اس پرآشوب دور میں بانیان جمعیۃ اور اس کے اکابرین نے مکمل آزادی کا نعرہ دیا تھا اس جماعت کا زاویہ نظر اور طرز فکر ملک وملت کے باب میں ہمیشہ سے مثبت، صالح اور مفید رہا ہے، خلوص اور فراخدلی اور جرأت جواں مردی کے ساتھ جمعیۃ نے ہمیشہ سماجی اور عوامی مفاد کو فوقیت دی ہے، تاریخ کے اوراق پر جمعیۃ کے کارہائے نمایاں شہ سرخیوں میں ثبت ہیں اور آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے اس کا ماضی جس طرح بے داغ اور تابناک رہا ہے، اُس طرح یہ حال کی تابندگی سے محروم ہے اس جماعت کو مولانا سید ارشد مدنی جیسے جید عالم دین، صاحب فراست، بے باک، بے خوف اور نڈر قائد کی سرپرستی ومعیت حاصل ہے جبکہ دوسری گروپ میں مولانا محمود اسعد مدنی جیسے عظیم قائد کی قیادت بھی حاصل ہے ایسے وقت میں جبکہ مسلم قیادت پر بحرانی کیفیت کی دبیز چادریں پڑی ہیں وہ جرأت مندانہ صلاحیت کے ساتھ مذہب وملت کے مسائل پر اپنا نظریہ پیش کرنے سے قاصر ہیں وہ جرأت بہادری جو خانوادہ مدنی کے رگ وخون میں پیوست تھی شاید وقت کے ساتھ کمزور ہوتی جارہی ہے ایک زمانہ تھا جب مولانا حسین احمد مدنی نے انگیزی سامراج کے وکلاء اور ججوں کے سامنے بھی اپنی جرأت بہادری کو کمزور نہ ہونے دیا اور کفن بردوش ہوکر یہ فتویٰ جاری رکھا کہ انگریزی فوج اور حکومت میں شرکت حرام ہے اور مدنی کبھی اس بات سے سمجھوتہ نہیں کرسکتا پھر سنت یوسف اور امام احمد بن حنبل کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جیل کے سلاخوں کو بھی اپنی قیادت اور جرأت سے فیضیاب کیا مولانا اسعد مدنی نے بھی اپنے وقت کے دیوس کانگریسی وزارتوں اور حکمرانوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا اور امت کی مضبوط قیادت کی مولانا ارشد مدنی کی قیادت کو آج ملک کے تمام طبقات میں اعتبار اور وقار حاصل ہے مولانا ارشد مدنی کی قیادت میں 24 نومبر 2024 کو سرزمین پٹنہ کے گاندھی میدان میں ایک صوبائی اجلاس رکھا گیا جسکی قیادت خود مولانا مدنی کررہے تھے صوبائی اجلاس اسلئے کہ رہا ہوں کہ مولانا مدنی کے فرزند مولانا اظہر مدنی نے اپنے خطاب میں موسوم بھی کیا صوبائی اجلاس کے نام سے بہرکیف اس کانفرنس کے تعلق سے کافی محنتیں ہوئیں ریاست بہار کے ہر ضلع میں محنتیں کی گئیں گاندھی میدان کاویڈیو وا اکابرین جمعیت علمائے بہار کے جانب سے سوشل میڈیا پر خوب وائرل کیا گیا ہر ضلع میں عوام خواص نے خوب دلچسپی دکھائی چندے اکٹھے کئے گئے مساجد کے ائمہ اور مدارس کے علماء نے خوب محنتیں کرکے لوگوں کو متحد اور رضامند کیا پھر دن آ گئے حاضری کے ہزاروں گاڑیاں بسیں بک کرکے فرزندان اسلام نے پٹنہ کا سفر کیا لیکن پٹنہ جاکر کے مایوسی ملی جلسہ گاندھی میدان میں ہونے کے بجائے ایک ہال میں منعقد ہوا اور مسلمانوں کو سوائے دھوکہ کے اور کچھ نہ ملا جس ہال میں جلسے کا انعقاد ہوا اسکی کرسیوں کی مقدار دس ہزار کے قریب ہے جبکہ شامل ہونے والے مسلمانوں کی تعداد دس لاکھ سے زائد کی تھی مزید پریشانی یہ ہوئی کہ جس گاندھی میدان کے نام پر فرزندان توحید اکٹھا ہوئے تھے اس میں موجود افراد میں اکثر لوگوں کو یہ علم بھی نہ تھا کہ جلسہ کا انعقاد کہاں کیا گیا ہے اسی کشمکش میں سوائے مایوسی اور وقت کی بربادی کے کچھ نہ ملا اور مغموم ہوکر پٹنہ سے واپس ہونا پڑا جمعیت علمائے بہار اس تعلق سے مسلمانوں کا گنہگار ہے اور بہار کے جمعیت کے اکابرین کو مکمل معافی نامہ شائع کرکے بہار کے تمام مسلمانوں سے معافی مانگنی چاہیئے چونکہ اس جلسے سے کروڑوں کا مالی نقصان پہنچا ہزاروں علماء وائمہ نے اپنے دینی فریضے سے بمشکل وقت نکالا اور پھر پریشانی وناامیدی کے سوا کچھ نہ ملا ہزاروں کسان اپنی کھیتی کو چھوڑ کر اکابرین کی آواز پر صف بند موجود ہوئے ہزاروں طلبہ اپنے درس وتدریس کو چھوڑ کر جمعیت کے آواز پر لبیک کہتے ہوئے شامل ہوئے پھر عام مسلمان ڈاکٹرس مسلم افسران مسلم سیاسی شخصیات سب کو شرمسار اور پریشان ہونا پڑا جس حدت اور قوت کے ساتھ مفکر اسلام مولانا ولی رحمانی رحمہ اللہ تعالی نے دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس کا انعقاد کیا تھا اور حکومت ہند کے گدی کو ہلا کر رکھ دیا تھا اسی امید اور حوصلے کے ساتھ پھر سے پٹنہ میں مسلمانوں نے جم غفیر جمعیت کیلئے اکٹھا ہوکر وقت کے ظالموں سے مقابلے کیلئے کسی بصارت اور قیادت کی انتظار میں منتظر تھی لیکن جمعیت نے بزدلی اور بے وفائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو ایک درد دینے کا کام کیا ہے جسے یاد رکھا جائے گا اور انتظار رہے گا اس جواں حوصلے کا جمعیت کے اس کھوئے ہوئے وقار کا اس بہادری اور قیادت کا جو کبھی جمعیت علمائے ہند کے رگ وخون میں رواں دواں تھی

مدت ہوئیں ہیں صبح تجلی کو دیکھنا
اے کاش اب طلوع ہو ایک شمس تابناک

انسانوں میں ایک نئی بیماری در آئی ہے جس کا نام ہے ”فیس بک“

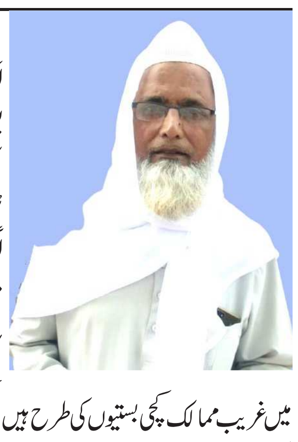

آئی ٹی کی ترقی نے پوری دنیا کو ایک محلے میں بدل دیا ہے اور یہ محلہ ہے عالم پورہ یعنی ”گلوبل ویلیج“۔ اس عالم پورے میں آئی ٹی کی ترقی کا سفر برق رفتار، نان اسٹوپ ٹرین کی طرح جاری ہے۔ آئی ٹی کی ترقی کو اگر اعداد وشمار کی قید میں لانا چاہیں تو اس کی مثال ایک دو تین چار سے نہیں دی جاسکتی بلکہ یہ ایک، دو ہزار، چار لاکھ، آٹھ کروڑ کی رفتار سے چھلانگیں لگارہی ہے۔ اس عالم پورے میں غریب ممالک کچی بستیوں کی طرح ہیں ان میں سے ایک کچی بستی ہماری بھی ہے، اس بستی کے دانشور، ماہرین سماجیات اور ماہرین بشریات آئی ٹی کی ترقی کی رفتار کو سمجھ نہیں پارہے۔ ابھی وہ اس کے ایک پہلو کی تفہیم ہی مکمل کرپاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس دوران آئی ٹی کے چھلاوے نے کئی اور میدان بھی فتح کرلیے ہیں۔ اسی لئے ہمارے ماہرین سماجیات دانتوں میں انگلی دابے حیرت کے سمندر میں ڈبکیاں لگارہے ہیں۔ آئی ٹی کی ترقی کا ایک ثمر فیس بک ہے، یہ میٹھا پھل جو کچھ زیادہ ہی پک گیا ہے، زیادہ پکنے کی وجہ سے زیادہ رس نے پھل کو خراب کردیا ہے اور اس میں کہیں کہیں کیڑے پڑ گئے ہیں۔

انٹرنیٹ اور فیس بک دورِ حاضر کا ایک خاص تحفہ ہے جو پوری دنیا کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ انٹرنیٹ اگر آنکھ ہے تو فیس بک اس کا فوکس ٹھہری، دنیا بھر کے کروڑوں لوگ دن رات فیس بک استعمال کررہے ہیں، فیس بک آئی تو میں نے سوچا کہ یہ ایک مفید ایجاد ہے، اس سے میرا رابطہ پورے عالم کے ادیبوں، عالموں، دانشوروں، شاعروں اور صحافیوں سے ہوجائیگا، میری تحریریں اب سرحدوں کی قید سے آزاد ہوکر دنیا بھر میں جہاں جہاں اردو پڑھنے والے موجود ہیں، وہاں پڑھی جائینگی اور پھر ایسا ہی ہوا۔ لیکن کیا کریں اس پھول کے ساتھ کئی کانٹے بھی اگ آئے۔ فیس بک نے انسان کے دکھوں کو کم کرنے کے بجائے بڑھادیا ہے، دکھ شاید ختم نہیں ہوتے ہیں ان کے کام اور شکلیں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ ایک جدید تحقیق کے مطابق فیس بک انسانوں کی اداسی اور مایوسی میں اضافہ کررہی ہے۔ میرے ایک دوست نے بتایا کہ میری بہن کی ایک سہیلی تھی جسے فیس بک کی وجہ سے شادی کے پہلے ہی روز یعنی شب عروسی میں ہی طلاق تھمادی گئی۔ شاید غلطی فیس بک کی نہیں، اس کے غلط یا صحیح استعمال کی تھی، فیس بک نے سماج کو مکمل طور پر بدل دیا ہے، اس بدلاؤں میں پرانی روایات اور رسوم ورواج کے بندھن ٹوٹ رہے ہیں، کچھ ٹوٹ چکے ہیں، اخلاقی ضابطوں کی گرہیں ڈھیلی پڑرہی ہیں، یہ ایسے ہی ہے جیسے چھری سے ہم پھل بھی کاٹ سکتے ہیں اور کسی کی ناک بھی۔

میرے دوست نے بتایا کہ میری بہن کی سہیلی کا فیس بک پر کوئی دوست بنا تھا اور پھر دوستی محبت میں تبدیل ہوگئی، پھر اس نے شادی کرلی، سہاگ رات پر لڑکے نے کہا: آپ بہت اچھی ہو، آپ ایک اعلی تعلیم یافتہ لڑکی ہو اور مجھے بہت پسند ہو لیکن مجھے فیس بک پر آپ کے دوست پسند نہیں، حالانکہ موصوف کی بھی فیس بک پر ہی ان سے آشنائی ہوئی تھی۔ آپ پلیز سب لڑکوں کو ان فرینڈ کردو، لڑکی نے کہا: بالکل نہیں، میں ایسا نہیں کرسکتی، آپ بھی تو میرے فیس بک فرینڈ ہی تھے، پھر اتنے دقیانوسی کب سے ہوگئے آپ؟ اس نے کہا: اگر نہیں ہوسکتا تو یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ ہم ایک ساتھ زندگی گذاریں۔ لڑکی نے کہا: کیا یہ آپ کا آخری فیصلہ ہے یا آپ مذاق کررہے ہیں؟ لڑکے نے کہا اگر تم ضد اور ہٹ دھرمی سے بعض نہیں آؤ گی تو اسے آخری فیصلہ ہی سمجھو اور کل صبح واپس اپنے گھر چلی جاؤ۔ لڑکی نے غصے میں کہا: کل صبح کیوں؟ ابھی کیوں نہیں؟ لڑکے نے کہا: یہ زیادہ بہتر ہے، ابھی ٹیکسی منگوائے دیتا ہو، ٹیکسی آئی اور پھر آٹھ گھنٹے کی دلہن ٹیکسی میں بیٹھی اور واپس اپنے گھر پہنچ گئی، اس میں قصور کس کا تھا؟ اسی طرح ایک رپورٹر دوست نے بتایا کہ فیس بک اور سیل فون میں طلاقوں کی شرح میں اضافہ کردیا ہے، فیس بک نے لوگوں کا ڈپریشن بڑھادیا ہے، جب غریب اور نادار لوگ دیکھتے ہیں کہ ان کے دوست احباب، رشتے دار، ہم سائے اور محلے دار سیر اور برف باری سے لطف اندوز ہورہے ہیں، مختلف ہوٹلوں میں لذیذ کھانوں سے لطف اندوز ہورہے ہیں تو وہ ڈپریش ہوجاتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہمارے پاس کیوں نہیں؟ وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے دوست نئے اور قیمتی کپڑے پہن رہے ہیں، بڑی بڑی گاڑیوں میں گھوم رہے ہیں اور بڑے بڑے عالیشان محلات میں رہ رہے ہیں تو حرکتوں، چیزوں، تعیشات اور لائف اسٹائل سے محروم لوگوں کی محرومیوں میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔

قارئین محترم! فیس بک کا ایک علمی اور ادبی کردار ہے لیکن ہم نے اس کے سارے کردار پس پشت ڈال کر اس کا صرف ایک ہی مقصد ڈھونڈ لیا ہے کہ اپنے سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ کیسے جلایا جاسکتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ پرانے زمانے میں لوگ آم کھا کر اس کے چھلکے باہر کھل عام نہیں پھینکتے تھے، مبادہ کسی غریب آدمی کا دل نہ دکھے، اور اب یہی چھلکے فیس بک پر جابجا دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہاں مجھے دادی اما کی وہ کہانی اور وہ کھیل یاد آرہا ہے، جو وہ ہم لوگوں کو بچپن میں اکثر سنایا کرتی تھیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ ایک بہت ہی غریب گھرانے کی جوان لڑکی ایک بہت ہی امیر خاندان کی گھریلوں ملازمہ تھی، جب اس خاندان کی ایک بیٹی کی نسبت طے ہوئی اور شادی کی تیاریاں شروع ہوئیں تو روزانہ لاکھوں کے زیورات، کپڑوں، جوتوں اور دوسری اشیائے تعیش اور نمائشی چیزوں کی خریداری ہونی لگیں۔ وہ نوجوان گھریلوں ملازمہ یہ سامان دیکھ دیکھ کر کڑھتی ہے اور دل ہی دل میں کہتی ہے کہ ایک میری ماں ہے جو میرے جہیز کیلئے دن رات سلائی مشین چلا چلا کر کپڑا التا بنا رہی ہے جبکہ اس امیر خاندان کیلئے لاکھوں روپیہ بھی ہاتھ کا میل ہے۔ آخر کار اس صدمے سے لڑکی کی دماغ کی شریان پھٹ جاتی ہے اور وہ مرجاتی ہے۔ لڑکی کی والدہ ایف آئی آر کٹوانے تھانے پہنچ جاتی ہے اور تھانے دار سے کہتی ہے کہ اس کی بیٹی کی قتل کی ایف آئی آر اس امیر خاندان کے خلاف کاٹی جائے کیونکہ ان کے دکھاوے کی وجہ سے میری بیٹی کی جان گئی۔ ہمارے سماج میں اس طرح کی ہزاروں غریب کی بیٹیاں سسک سسک کر اور گھٹ گھٹ کر مرجاتی ہیں، لیکن فیس بک پر نئی نئی چیزوں کی نمائش کرنے والوں کو شرم نہیں آتی اور اب اس ملک کے کروڑوں غریب جو خط غربت سے نیچے زندگی گذار رہے ہیں کا دل جلانے کیلئے فیس بک ان پہنچی ہے، جس کا صرف اور صرف مقصد محروم لوگوں کا دل جلانا رہ گیا ہے۔

آپ نے کوئی نئی کتاب پڑھی تو وہ فیس بک پر شیئر کریں، کوئی اچھی بات سیکھی ہے تو وہ فیس بک پر ہمیں بتائیں، ایسی پوسٹ مل جاتی ہے لیکن خال خال، زیادہ تر سیلفیاں ہی سیلفیاں، ناشتہ کرتے ہوئے، گاڑی چلاتے ہوئے، یہ کرتے ہوئے، وہ کرتے ہوئے اور اوپر سے لائک کرنے والوں کا حال دیکھ لیں جو بغیر دیکھے اور جانے لائک پہ لائک مارے چلے جارہے ہیں۔ خوشامد پسند معاشرے میں کہاں کوئی سچ بولتا ہے؟ فیس بک کی زیادہ تر پوسٹوں کا مقصد دل جلانا، خودنمائی، سوخی مارنا، پھوہڑ بازی کرنا اور ڈینگیں مارنا کا مظاہرہ ہی رہ گیا ہے، اسی لئے جب ایک محقق نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ انسانوں میں ایک نئی بیماری در آئی ہے جس کا نام فیس بک ڈپریشن ہے۔ فیس بک دیکھنے والے محروم لوگوں کو یوں لگتا ہے کہ پوری دنیا عیش کررہی ہے اور وہی مسائل کا شکار ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ آج اتنا ہی کافی ہے باقی پھر سہی۔

قیصر محمود عراقی۔
کریگ اسٹریٹ، کمرہٹی، کولکاتا۔ ۵۸
موبائل: 6291697668

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت: غیر مسلم مؤرخین کی نظر میں ایک جائزہ

تحریر: حکیم الحق المصباحی

اس کرۂ ارض پر بے شمار نامور شخصیات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت وتوصیف میں اپنے علم وفن اور فضل وکمال کے جوہر دکھائے اور جہاں علماء اہل سنت نے اپنی شبانہ روز کی محنت کے ذریعہ حتی الوساع حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت وتاریخ، تعریف وتوصیف اور سیاسی وسماجی میں چار چاند لگائے، وہیں مسلم محررین کے علاوہ غیر مسلم محرروں نے اپنی علمی بساط کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے متاثر ہوکر اپنے افکار ونظریات قلمبند کیے، انہیں میں عسایئ پروفیسر مائیکل ہارٹ (Michael Hart) ہے جس کی ایک کتاب (Tha hundred) جس میں 100 عبقری مسلم وغیر مسلم شخصیات کی تاریخ کو سپرد قرطاس کیا ہے ان میں سرفہرست (first chapter) پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کو احسن طریقے سے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور انہیں میں ایک شخصیت تھامس کارلائل (Thomas Carlyle) ہے جس کی کتاب On Heroes, Hero-Worship, and the Heroic in History چھ لیکچرز پر مشتمل ہے، جس میں کارلائل ان تاریخی شخصیات کا ذکر کرتا ہے جنہیں وہ اپنے ہیروز سمجھتا تھا۔ کارلائل ان کے خیالات، کردار اور جدوجہد کا تجزیہ کرتے ہوئے انہیں ہیرو کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اور مزید ایک شخصیت ڈی لامارٹایں (Alphonse de Lamartine) ہے جو فرانسیسی تاریخ نگار تھے جنہوں نے انیسویں صدی میں اسلامی تاریخ پر اہم کام کیا۔ ان کی کتاب Histoire de la میں انہوں نے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کو عقیدت واحترام سے بیان کیا۔ پیارے قارئین: آیئے ہم ایک حیرت انگیز سفر پر نکلتے ہیں جہاں مسلمان تاریخ نگاروں نے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، وہیں غیر مسلم مورخین نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مکمل حیات طیبہ کی عظمت کو اپنے انداز میں بیان کرنے میں پیچھے نہیں رہے۔ ہم دیکھیں گے کہ ان غیر مسلم مورخین نے آپ کی زندگی، اخلاق اور قیادت کے بارے میں کیا خیالات پیش کیے ہیں، اور کس طرح ان کی تحریروں میں آپ کی عظمت کا اعتراف کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا سفر ہوگا جس میں ہم مختلف نظریات اور تفکرات کو سمجھیں گے، جو ہمیں یہ باور کرائیں گے کہ حقیقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دنیا کی تاریخ میں کس قدر بلند ہے۔ مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب ”The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in“ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بے مثال اثر ورسوخ کا اعتراف کیا ہے، مائیکل ہارٹ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کو سرفہرست رکھا ہے، اسلامی عقیدے کی تشکیل میں ان کے کردار اور دنیا پر اسلامی تہذیب کے گہرے اثرات پر زور دیا ہے۔ مائیکل ہارٹ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قائدانہ خوبیوں، سیاسی ذہانتوں اور فوجی کامیابیوں کو اجاگر کیا۔ تحریر اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ کس طرح سرکار کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی نے ایک مربوط مسلم کمیونٹی اور اسلام کے پھیلاؤ کی بنیاد رکھی۔ مائیکل ہارٹ نے اخلاقیات اور حکمرانی پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے پائیدار اثر کو بھی اجاگر کیا ہے۔ مزید برآں، وہ مضمون آرٹ اور سائنس سے لے کر فلسفہ اور حکمرانی تک معاشرے کے مختلف پہلوؤں پر اسلام کی تبدیلی اثرات کو بیان کیا ہے۔ مائیکل ہارٹ نے اسلامی علم کے پھیلاؤ اور مسلم اسکالرز کی طرف سے کلاسیکی متون کے تحفظ پر بحث کی ہے، جو یورپ میں نشاۃ ثانیہ میں حصہ ڈال رہے ہیں۔ خلاصہ کے طور پر: مائیکل ہارٹ کا” 100 میں پیغمبر کائنات فخر موجودات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کشی تاریخ پر ان کے گہرے اثرات پر زور دیتی ہے، جو اعلیٰ ترین مقام کو ان کی قیادت، وزن اور اسلام کی پائیدار میراث سے منسوب کرتی ہے۔ اس مضمون میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کثیر جہتی شراکتوں کی کھوج کی گئی ہے، جس میں اسلامی دنیا اور انسانی تہذیب کے وسیع دائرہ کار دونوں پر ان کے دور رس اثرات کو تسلیم کیا گیا ہے۔ تھامس کارلائل (Thomas Carlyle) کی کتاب On Heroes, Hero-Worship, and the Heroic in History ایک دل چسپ سفر ہے جو ہمیں ان عظیم شخصیات کی دنیا میں لے جاتی ہے جنہوں نے تاریخ کو اپنی جدوجہد اور قربانیوں سے بدل دیا۔ یہ چھ لیکچرز دراصل کارلائل کے انقلابی خیالات کا عکاس ہیں، جو انہوں نے 1840 میں لندن میں دیے اور بعد میں 1841 میں کتابی صورت میں پیش کیے۔ کتاب میں کارلائل نے خاص طور پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا ہے، جسے وہ ایک مثالی ہیرو قرار دیتے ہیں۔ کارلائل کے مطابق، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسانیت کو عظیم پیغام دیا اور اپنی سادگی اور کفایت شعاری سے زندگی کی اصل قدر سکھائی۔ تھامس کارلائل کی نظر میں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسانیت کو نہ صرف ایک عظیم پیغام دیا بلکہ اپنی سادگی اور کفایت شعاری کے ذریعے ہمیں یہ سکھایا کہ زندگی کی اصل قدر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ آپ کا گھرانہ نہایت سادہ تھا، جہاں کی روٹی اور پانی ہی بنیادی خوراک تھی۔ بعض اوقات تو ان کے چولہے میں کئی ماہ تک آگ تک نہیں جلتی تھی۔ یہاں تک کہ ان کے سوانح نگاروں کا فخر یہ ہے کہ آپ خود اپنے جوتوں کی مرمت کرتے تھے اور اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے تھے۔ یہ تو محنت اور سادگی کی ایک بہترین مثال ہے۔ کارلائل اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اگر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ صفات کے حامل نہ ہوتے تو عرب کے بے رحم اور معرکہ آرا قبائل کبھی بھی ان کی اتنی عزت نہ کرتے۔ تھامس کارلائل خلاصے کے طور پر یہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تئیس سال کی محنت، مشکلات اور حقیقی آزمائشوں میں ہیرو کی وہ تمام خصوصیات نظر آتی ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے۔ اس طرح، تھامس کارلائل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک ایسے ہیرو کے طور پر پیش کیا ہے جو آج بھی انسانیت کے لیے مثال ہے۔ ان کی زندگی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ سادگی اور صداقت میں بڑی طاقت ہوتی ہے، اور یہی ان کی حقیقی عظمت کا راز ہے۔ ڈے لامارٹین (Alphonse de Lamartine) ایک مشہور تاریخ نگار تھے، ان کی ایک کتاب Histoire de la Turquie ہے جس میں اسلامی تاریخ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت پر خاص توجہ دی ہے۔ لامارٹین نے ایک منفرد انداز میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی اور کارناموں کی تعریف وتوصیف کی ہے۔ ڈے لامارٹین نے لکھا ہے کہ کسی انسان نے کبھی اپنے لیے اتنا عظیم ہدف نہیں رکھا، جو مخلوق اور خالق کے درمیان موجود توہمات کو ختم کرنے کا ہو۔ ان کے نزدیک، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسان کو خدا کی طرف لوٹانے کی کوشش کی، جس کے نتیجے میں ایک شاندار اور دیرپا انقلاب برپا ہوا۔ لامارٹین نے ذکر کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیادت میں اسلام نے بہت کم وقت میں اتنے بڑے علاقے میں اپنا اثر ورسوخ قائم کیا کہ دنیا میں اتنے کم وقت میں اتنا بڑا انقلاب کبھی کسی انسان نے نہیں کیا۔ ان کی نظر میں، انسانی عظمت کے تین پیمانے ہیں: مقصد کی عظمت، اسباب کی قلیلیت، اور نتائج کی وسعت۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کون حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح انسانی تاریخ کے عظیم انسان کا موازنہ کرسکتا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ دیگر مشہور شخصیات نے صرف مادی طاقتیں، سلطنتیں، اور قوانین قائم کیے، جبکہ حضور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ صرف فوجوں اور سلطنتوں کا قیام کیا بلکہ ایک کتاب کی بنیاد رکھی جس کا ہر حرف ایک قانون بن گیا۔ انہوں نے ایک روحانی قومیت قائم کی، جو مختلف زبانوں اور نسلوں کے لوگوں کو ایک جگہ جمع کرتی ہے۔ لامارٹین کے الفاظ میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فلسفی، خطیب، رسول، قانون ساز، اور شخصیت ساز تھے، اور ان کی عظمت کو انسانی تاریخ میں کسی اور سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی تحریروں میں، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک ایسے رہنما کے طور پر پیش کیا گیا ہے جنہوں نے روحانی اور مادی دونوں جہتوں میں انقلاب برپا کیا۔ یہ تحریر ہمیں یہ حقیقت سمجھاتی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی اور کارنامے صرف اسلامی تاریخ کا حصہ نہیں ہیں، بلکہ یہ انسانی تاریخ میں بھی ایک نمایاں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی قیادت، نظریات، اور اثرات نے دنیا بھر میں لوگوں کی سوچ اور ایمان کو بدل دیا، جو آج بھی جاری وساری ہے۔ مزید یہ بھی واضح کرتی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی اور تعلیمات نے انسانیت پر ایک انمٹ اثر چھوڑا ہے۔ یہ اثرات صرف تاریخ کے صفحات تک محدود نہیں ہیں بلکہ آج بھی دنیا کے ہر کونے میں محسوس کیے جارہے ہیں۔ اس طرح، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال آج بھی انسانیت کے لیے ایک مشعل راہ ہے، جو ہر فرد کو محبت، ہم آہنگی، اور حقیقت کی تلاش کی جانب متوجہ کرتی ہے۔ یہ بات ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ایک حقیقی رہنما کی وراثت کبھی مدھم نہیں ہوتی، بلکہ وقت کے ساتھ مزید روشنی پاتی ہے۔

اردو زبان وادب کی ترویج میں ضلع بجنور کا حصہ

ڈاکٹر سراج الدین ندوی
ایڈیٹر ماہنامہ اچھا ساتھی، بجنور
9897334419

جب ہم لسانیات کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر ملک کی ایک زبان ہے اور اس زبان میں اسی ملک کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اس ملک کے جغرافیائی حالات، تاریخی واقعات اور سماجی قدریں اس زبان کا حصہ ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس جب ہم اردو زبان کی تاریخ پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ زبان ہے جو کئی براعظموں کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ کئی ملکوں کی زبانوں کا حسین گل دستہ ہے، اس میں عربی زبان کی فصاحت و بلاغت بھی پائی جاتی ہے، اس میں فارسی زبان کی جمالیاتی حس بھی جلوہ افروز ہے، اس میں ترکی زبان کی وسعت اور ہندی زبان کا الڑھ پن بھی موجود ہے۔ اسی لیے اس کا نام اردو رکھا جاتا ہے۔ یعنی ایک ایسا لشکر جس میں مختلف صلاحیتوں کے فوجی شامل ہیں۔ چنانچہ ایک لشکری زبان ہونے کی وجہ سے اردو زبان اپنے اندر وہ فولادی صفت بھی رکھتی ہے کہ تمام مخالف آندھیوں کے باوجود یہ پھل پھول رہی ہے۔ اس کے فروغ واشاعت کا اگر مشاہدہ کرنا ہو تو آپ یوروپی اور خلیجی ممالک کا سفر کریں آپ محسوس کریں گے کہ آپ عروس البلاد ممبئی یا دارالسلطنت دہلی میں گھوم رہے ہیں اور آپ یہ کہنے پر مجبور ہوں گے:

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

دوسری طرف اس زبان میں اتنی لچک اور نرمی پائی جاتی ہے کہ ہر لفظ کو اپنے اندر اس طرح سمو لیتی ہے کہ وہ لفظ اسی زبان کا معلوم ہونے لگتا ہے۔ مثال کے طور پر پلان، گلوب، ایکسرے، الٹراساؤنڈ وغیرہ اگرچہ انگریزی زبان کے الفاظ ہیں مگر اردو میں جس روانی کے ساتھ بولے جاتے ہیں کہ اردو کے اپنے الفاظ معلوم پڑتے ہیں۔

ہماری یہ اردو زبان دکن سے دہلی، لکھنو اور رام پور ہوتے ہوئے جب بجنور پہنچتی ہے تو اس میں دکن کی حلاوت، دہلی کی داخلیت لکھنو کی خارجیت اور بجنور کی ذہانت شامل ہو جاتی ہے جس سے اس کا حسن و جمال مزید نکھر جاتا ہے اور ضلع بجنور میں اپنا ایک انفرادی پہچان بنا لیتی ہے۔

گل سے لپٹی ہوئی تتلی کو گرا کر دیکھو
آندھیو! تم نے درختوں کو گرایا ہوگا

ضلع بجنور نے اردو زبان کی ترویج و اشاعت میں ہمیشہ اہم کردار ادا کیا ہے۔ اردو ادب کے تمام شعبوں کو یہاں کے اہل قلم نے اپنے خون جگر سے سیراب کیا ہے۔ اگر آپ ماضی کے جھرونکوں میں جھانک کر دیکھیں گے تو آپ کو اردو شاعری میں سب سے نمایاں نام قائم چاندپوری کا ملے گا۔ موصوف نے 1793 میں وفات پائی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب اردو شاعری میں خواجہ میر درد اور میر تقی میر کا ڈنکا بجتا تھا۔ قائم چاندپوری ان کے ہم عصر اور مرزا محمد رفیع سودا کے شاگرد تھے۔ افسانہ نگاری کا موجد بہت سے مورخین منشی پریم چند کو بتاتے ہیں، جن کا پہلا افسانہ 1908 میں منظر عام پر آیا حالانکہ سجاد حیدر یلدرم جو نہٹور ضلع بجنور کے رہنے والے تھے ان کا افسانہ 1900 میں شائع ہو چکا تھا۔ اس طرح افسانہ کے موجود سجاد حیدر یلدرم قرار پاتے ہیں۔ ناول نگاری کے سرخیل ڈپٹی نذیر احمد ہی ہیں جن کا تعلق بجنور سے تھا۔ تنقید کی دنیا میں عبدالرحمان بجنوری ایک معتبر نام ہے، اگر عبدالرحمان بجنوری نہ ہوتے تو مرزا غالب کی اہمیت وافادیت دنیا کے سامنے کون پیش کرتا اسی لیے کہا جاتا ہے کہ ''غالب کو غالب بنانے میں عبدالرحمان بجنوری کا اہم کردار ہے۔'' تاریخ نویسی میں ''قصہ احوال روہیلہ'' کو اردو کی سب سے پہلی کتاب ہونے کا مقام حاصل ہے، اس کتاب کے مصنف رستم علی کا تعلق بھی بجنور سے ہی تھا۔ ان نابغہ روزگار شخصیات کے علاوہ علامہ تاجور نجیب آبادی، قاضی سجاد حسین، پروفیسر خورشید الاسلام، اکبر شاہ خان نجیب آبادی، ثاقب سیوہاروی، جنوں سہنسپوری، اختر الایمان، رفعت سروش، ہلال سیوہاروی، نشتر خانقاہی، عفان رومانی، گوپی چند نارنگ، گیان چند جین، چندر پرکاش جوہر بجنوری، ابرار کرتپوری، علیم الدین علیمؔ، اعجاز دھام پوری، مہندر سنگھ اشک جیسی قد آور شخصیتوں نے ضلع بجنور میں اردو کے پودے کی آبیاری کی ہے، اللہ کا شکر ہے کہ ضلع بجنور میں اردو زبان وادب کو کبھی یتیمی کا احساس نہیں ہوا۔ مولوی مجید حسن، مولوی مظہر الدین شیرکوٹی نے صحافت وادب کا بلند معیار قائم کر کے ضلع بجنور کو اردو صحافت میں زندہ جاوید مقام عطا کیا۔ پروفیسر وحید الدین ملک، پروفیسر ریاض الاسلام، پروفیسر عبدالصمد صارم پروفیسر سمیع الدین، پروفیسر ماجدہ اسد وغیرہ نے علوم عصریہ اور سائنس وٹیکنالوجی کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دے کر ضلع بجنور کے لیے سرمایہ افتخار فراہم کیا۔ سیاست وقیادت کے میدان میں مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، حافظ محمد ابراہیم، قاضی عبداللطیف گاندھی، بیرسٹر آصف علی، امام الدین انصاری جیسے بے باک ومجاہد رہنما ہوئے، جنھوں نے بجنور کی آواز کو ملک کی آواز بنا دیا۔ مولانا محمد علی جوہر، سرسید احمد خاں، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا امین احسن اصلاحی جیسے عباقرۂ روزگار کے جذبہ وکردار کی تشکیل میں بھی ضلع بجنور نے اہم رول ادا کیا۔

یہاں سے نکلنے والا مدینہ اخبار اردو کی ترویج کے ساتھ ساتھ ساری دنیا میں حق کی آواز بلند کرتا ہے اور ملک میں آزادی کا بگل بجاتا ہے، یہ اخبار پہلی بار 1912ء میں شائع ہوا۔ اس کی بنیاد مولوی مجید حسن نے رکھی، اور اس کے پہلے مدیر و ایڈیٹر حامد الانصاری غازی تھے۔ اس کا مدینہ پریس کے نام سے اپنا پرنٹنگ پریس تھا۔ یہ متحدہ صوبے کے سب سے نمایاں مسلم اخبارات میں سے ایک تھا۔ اس نے خبروں کی منظم ترتیب اور اعلی معیار کی خطاطی کے ذریعے قارئین سے قبولیت حاصل کی۔ پورے برصغیر میں پڑھا جاتا تھا، اس نے مسلم رائے عامہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ سیاسی طور پر یہ انڈین نیشنل کانگریس کا حامی تھا۔ یہاں سے شائع ہونے والا غنچہ نئی نسل کی فکری وذہنی آبیاری کرتا ہے۔ نسل نو کو زندہ رہنے کا ہنر سکھاتا ہے اور اس طرح اردو صحافت بچپن سے لے کر بڑھاپے تک آنے والوں کے لیے نقش راہ بناتی ہے۔

ضلع بجنور کے تقریباً ہر شہر نے اردو زبان وادب کی اشاعت میں حصہ لیا۔ اس میں نجیب آباد، کرت پور، بجنور، شیرکوٹ، سیوہارہ، دھام پور، نگینہ، اور چاندپور بہت نمایاں ہیں۔ ان شہروں سے وابستہ نمایاں افراد کا تذکرہ آچکا ہے۔ دھام پور کے حوالہ سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس شہر کو اردو دنیا میں متعارف کرانے والی شخصیت حافظ عبدالسمیع دھام پوری کی ہے۔ ان کی ایک نعت بہت مشہور ہوئی، درسی کتب تیار کرنے والے بیشتر اداروں نے اس نعت کو درسیات میں شامل کیا۔ دو شعر آپ بھی ملاحظہ کرلیں:

دین سب کو سکھاتے تھے پیارے نبیؐ
اچھی باتیں بتاتے تھے پیارے نبیؐ
یہ حقیقت ہے حافظ کسی کا کبھی
دل نہ ہرگز دکھاتے تھے پیارے نبی

اگر ہم ماضی سے حال کی دنیا میں آتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ضلع بجنور کا گوشہ گوشہ اردو کی شمع سے جگمگا رہا ہے۔ شیرکوٹ میں طیب آزاد شیرکوٹی ہیں جو اس شمع کو روشن کیے ہوئے ہیں، موصوف کا ایک بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے قرآن مجید کے معتد بہ حصہ کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔ دھام پور میں بزم قمر سے وابستہ افراد اردو کی کھیتی کو لالہ زار بنائے ہوئے ہیں۔ اس بزم کی بنیاد استاذ شاعر حضرت بہزاد دھام پوری نے رکھی تھی۔ آج اس بزم کے تربیت یافتہ درجنوں شعراء و ادباء اردو ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔ دھام پور سے جب آپ سیوہارہ کی طرف بڑھتے ہیں تو درمیان میں ایک گاؤں ''سرکڑہ'' ہے۔ اگر کہا جائے کہ اس گاؤں نے بجنور کے بڑے شہروں سے زیادہ اردو کی اشاعت میں حصہ لیا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ یہاں سے گزشتہ 32 سال سے بچوں کے لیے اردو کا ماہنامہ ''اچھا ساتھی'' بلا ناغہ شائع ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ ملک کی طول وعرض کے علاوہ بیرون ملک بھی پسند کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس چھوٹی سی بستی میں ایک درجن شاعر، ادیب اور اردو معلمین وعلماء پائے جاتے ہیں۔ اردو کی ایک بڑی لائبریری یہاں موجود ہے جس میں دس ہزار سے زائد کتابیں ہیں، ہندوستان کے معتبر اخبارات و رسائل یہاں آتے ہیں۔ اردو کتابوں کا پبلیکیشن بھی موجود ہے جس کے تحت دو سو سے زائد درسی وغیر درسی کتب منظر عام پر آچکی ہیں۔ سیوہارہ میں عتیق ماہر، سہنسپور میں کفیل سہنسپوری اور ڈاکٹر تہذیب ابرار، روانہ میں معین شاداب، نورپور میں عبدالغفار دانش اور علی اکرم انصاری، چاندپور میں شکیل جمالی، نہٹور میں امیر نہٹوری، نگینہ میں ڈاکٹر شیخ ارشد نگینوی اور ان کے احباب، کرت پور میں شناور کرتپوری اور ارشد ندیم، نجیب آباد میں ڈاکٹر آفتاب نعمانی اور ان کے رفقاء، بجنور میں نظر بجنوری، وغیرہ موجودہ دور میں وہ اصحاب قلم ہیں جو اردو زبان وادب کو نہ صرف زندگی بلکہ نئی جہات سے روشناس کرا رہے ہیں۔ تقریباً ہر شہر میں ادبی انجمنیں قائم ہیں۔ اس کے تحت، ہفتہ وار، پندرہ روزہ اور ماہانہ نشستیں منعقد ہوتی ہیں۔ اردو اخبارات کی ترسیل کا نظم بھی ہر شہر میں ہے۔ اگرچہ اخبارات کی تعداد متاثر ہوئی ہے، ہر شہر اور قریہ میں مدارس قائم ہیں جن میں اردو ذریعہ تعلیم ہے۔ میں سمجھتا ہوں جو لوگ اردو کے ختم ہونے کا ماتم کرتے ہیں انھیں آگے بڑھ کر اردو کی ترویج و اشاعت میں حصہ لینا چاہئے۔ اردو ایک زندہ زبان ہے۔ حالات کے نشیب و فراز اور اقتدار کے آنے جانے سے تھوڑا بہت اتار چڑھاؤ ہر زبان پر آتا ہے۔ بھارت میں بہت سی قبائلی اور علاقائی زبانیں دم توڑ رہی ہیں۔ قابل اطمینان امر یہ ہے کہ اردو کا دائرہ بڑھ رہا ہے۔ یہ اردو کی چاشنی اور حلاوت ہے جو اپنے دشمنوں کا دل بھی موہ لیتی ہے۔

آپ بھی اردو کی اشاعت میں حصہ داری ادا کیجیے، اسے پڑھیے۔ اپنی نسلوں کو پڑھائیے، اخبارات و رسائل خریدیے، ہر گھر میں اردو کی لائبریری بنائیے، اپنے شادی کارڈ اردو میں طبع کرائیے، دوکانوں کے بورڈز وغیرہ اردو میں آویزاں کیجیے۔ یہ ہمارے اپنے ملک کی زبان ہے۔ ہمارے دینی اثاثے کی زبان ہے۔ اس کو پڑھنا اور پڑھانا اگر ایک طرف ملک کی اہم خدمت ہے تو دوسری طرف مذہبی فریضہ بھی ہے۔

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں!

تحریر: محمد فداء المصطفیٰ گیاوی
رابطہ نمبر: 9037099731
دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی، ملاپرم، کیرالا

امت مسلمہ اس وقت ایک نہایت نازک دور سے گزر رہی ہے۔ پوری ملت اسلامیہ پر دشمنوں کی جانب سے مسلسل حملے کیے جا رہے ہیں۔ عالم اسلام اندرونی اور بیرونی سازشوں کا شکار ہے، جبکہ برصغیر ہندو پاک کے مسلمان بھی شدید آزمائشوں میں مبتلا ہیں۔ مسلمانوں پر ہونے والے حملے داخلی بھی ہیں اور خارجی بھی۔ آج ہمارے درمیان نسل، وطن، علاقائی عصبیتوں اور جغرافیائی تقسیم نے جگہ بنالی ہے، جس کی وجہ سے ہماری صفوں میں انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں، اس خیر امت کو دیگر قوموں نے آسان شکار سمجھ کر نگلنا شروع کر دیا ہے۔

کہیں بنیاد پرستی اور شدت پسندی کے نام پر اختلافات کو ہوا دی جا رہی ہے، تو کہیں تجدد پسندی اور اباحیت کے ذریعے ہماری صفوں میں دراڑیں ڈالی جا رہی ہیں۔ جدید تہذیب کے نام پر ہماری وحدت کو تقسیم کیا جا رہا ہے اور تعلیم کے دوہرے نظام کی بنیاد پر ہمارے درمیان گہری خلیج پیدا کی جا رہی ہے۔ اس وقت ہماری سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں، انتشار کو ختم کریں اور بحیثیت مسلمان ایک کلمے کی بنیاد پر اپنی صفوں کو مضبوط کریں۔ ہمیں علاقائی حد بندیوں، لسانی عصبیتوں اور فروعی اختلافات سے پاک ہو کر قرآن وسنت کی بنیاد پر متحد ہونا ہوگا۔ ہمیں بنیان مرصوص بن کر باطل قوتوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا ہونا ہوگا۔ اسی اتحاد کے ذریعے ہم اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس لا سکتے ہیں اور اپنے وقار کو بحال کر سکتے ہیں۔ ہماری عبادات بھی اسی اتحاد کی تلقین کرتی ہیں اور ہمارے دینی ارکان ہمیں ایک دوسرے کے قریب لانے کے لیے ہی وضع کیے گئے ہیں۔

یعنی امت مسلمہ اس وقت شدید بحران کا شکار ہے۔ دشمن ہر طرف سے حملہ آور ہے، اور ہماری صفوں میں داخلی وخارجی دونوں سطح پر انتشار پھیلا ہوا ہے۔ نسل، وطن، اور علاقائی عصبیتوں نے مسلمانوں کو تقسیم کر دیا ہے۔ اس تقسیم نے ہماری وحدت کو توڑ دیا ہے اور دشمنوں کو موقع دیا ہے کہ وہ ہمیں آسان ہدف سمجھ کر نقصان پہنچائیں۔ بنیاد پرستی اور شدت پسندی کے نام پر مسلمانوں کے درمیان اختلافات کو ہوا دی جا رہی ہے۔ تجدد پسندی اور جدید تہذیب کے نام پر ہماری دینی و اخلاقی اقدار کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ تعلیم کے دوہرے نظام نے ہمارے درمیان خلیج پیدا کر دی ہے، جس کی وجہ سے ہماری نسلیں ایک دوسرے سے دور ہو رہی ہیں۔ ہماری بقا صرف اتحاد میں ہے۔ قرآن ہمیں اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے اور فرقہ واریت سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ہماری عبادات بھی اتحاد کا پیغام دیتی ہیں، جیسے نماز، حج، اور روزہ، جو مسلمانوں کو اجتماعیت کا درس دیتی ہے۔ قیادت پر لازم ہے کہ وہ ذاتی مفادات اور عہدے کی سیاست سے اوپر اٹھ کر امت کے اتحاد کے لیے کام کرے۔ اختلافات کو علمی دائرے تک محدود رکھنا چاہیے، تاکہ ملت کی اجتماعیت کو نقصان نہ پہنچے۔ اگر ہم نے اتحاد پیدا نہ کیا تو دشمن اپنی سازشوں میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہمیں مشترکہ مقاصد کے لیے متحد ہونا ہوگا اور اپنے اعمال سے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ انتشار ہمیں مزید کمزور کرے گا، لیکن اتحاد ہماری عظمت رفتہ کو بحال کر سکتا ہے۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

تاہم افسوس کہ وہ تنظیمیں اور جماعتیں، جنہیں امت کے اتحاد و شیرازہ بندی کی ذمہ داری سونپی گئی تھی، آج خود انتشار کا شکار ہیں۔ ان پلیٹ فارمز اور انجمنوں کے اندرونی اختلافات کے باعث امت پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ہمارا ملک ہندوستان بھی اس وقت تاریخ کے ایک سنگین دور سے گزر رہا ہے۔ مخالف طاقتیں، جو نہ تو ملک کی جمہوری روایات کو تسلیم کرتی ہیں اور نہ ہی سیکولر اقدار پر یقین رکھتی ہیں، اقتدار پر قابض ہو چکی ہیں۔ ان حالات میں مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور خاص طور پر مذہبی قیادت میں ہم آہنگی نہایت ضروری ہے۔ ہمیں ذات برادری اور مسلکی اختلافات سے بلند ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا۔ یاد رکھیں کہ اتحاد زندگی ہے اور انتشار موت۔ ہمیں اپنے علمی اختلافات کو محدود رکھنا ہوگا اور امت کی اجتماعیت کو متاثر نہیں ہونے دینا چاہیے۔ ہمارے اعمال سے یہ ظاہر نہیں ہونا چاہیے کہ ہمیں عہدے اور منصب کی طلب ہے۔ یہ رویہ ملت کے لیے نقصان دہ ہے۔ اختلاف فکر ونظر ہر گروہ میں موجود ہوتا ہے اور مسلمانوں میں بھی مسلکی اختلافات ہیں، لیکن دین کی بنیادی باتوں پر امت کا اتفاق ہے۔ اگر اس وقت ہم نے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا نہ کیا تو خطرہ ہے کہ فرقہ پرست طاقتیں اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہو جائیں گی اور اقلیتوں کے حقوق چھین لیے جائیں گے۔

ساتھ ہی یہ بھی افسوس کا مقام ہے کہ جو لوگ امت کی وحدت اور اجتماعیت کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں، وہ خود بھی انتشار اور اختلاف کا شکار ہیں۔ وہ پلیٹ فارم، انجمنیں اور بورڈز جو امت مسلمہ کی وحدت کے لیے تشکیل دی گئی تھیں، آج وہ بھی آپس میں منتشر ہیں۔ ان داخلی اختلافات کا امت پر گہرا منفی اثر پڑ رہا ہے، جس سے ہماری اجتماعی قوت میں کمی آ رہی ہے۔ ہمارا ملک ہندوستان اس وقت انتہائی سنگین دور سے گزر رہا ہے۔ مخالف طاقتیں جو نہ تو ملک کے جمہوری کردار کو مانتی ہے اور نہ ہی ہمہ مذہبی سیکولر روایات کا احترام کرتی ہے، اقتدار میں آچکی ہے۔ ان طاقتوں کے اثرات سے ہمیں بچنا ہوگا، کیونکہ یہ کبھی بھی ہمارے ملک کے تئیں ہمدرد نہیں رہے۔ اس وقت مسلمانوں کی صفوں میں انتشار اور خاص طور پر مذہبی قیادت میں افتراق بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ بہت غلط اور نامناسب بات ہے۔ جب ہمارے ملک میں سنگین مسائل ہوں، تو ہمیں اپنے اندر سے اتحاد پیدا کرنے کی ضرورت ہے، نہ کہ مزید اختلافات کی فضا پیدا کرنے کی۔ ہمیں ذات، برادری، خاندان، مسلک اور مشرب کے تمام اختلافات سے بلند ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ اتحاد ہی زندگی ہے اور انتشار موت ہے۔ ہمیں اپنے مسلک اور مشرب کے اختلافات کو علمی حدود تک محدود رکھنا ہوگا تاکہ امت کی اجتماعیت متاثر نہ ہو۔ امت کی قیادت کے لیے ہماری کوششیں اور عمل زیادہ اہم ہونے چاہییں، نہ کہ عہدے اور منصب کی خواہش۔ اگر ہم اپنی کوششوں کو صرف منصب حاصل کرنے کی جدوجہد تک محدود رکھتے ہیں اور اس کے لیے وہ کام کرتے ہیں جو دنیا دار لوگ کرتے ہیں، تو یہ ایک بہت غلط پیغام جائے گا۔ ہمیں یہ واضح کرنا ہوگا کہ ہماری سچائی، خدمت اور دین سے محبت ہی ہماری ترجیح ہے۔

ہر گروہ اور جماعت میں فکری اختلافات ہوتے ہیں، اور مسلمانوں میں بھی مسلک و مشرب کا اختلاف موجود ہے۔ لیکن دین کی بنیادی باتوں پر امت کا اتفاق ہے۔ یہی بنیادی اصول ہمیں متحد کرنے کا ذریعہ ہے۔ ہمیں ان اختلافات کو علمی سطح پر محدود رکھنا چاہیے تاکہ وہ امت کی اجتماعیت کو نقصان نہ پہنچائیں۔ اگر ہم نے اپنی صفوں میں وحدت پیدا نہ کی تو ملکی دشمن، قومی دشمن اور فرقہ پرست طاقتیں اپنی سازشوں میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ حالات نہایت قابل غور ہے، اور ہم سب کو اپنے اس صورت حال سے نکالنے کے لیے جدوجہد کرنی ہوگی۔ اس وقت ملک میں ایسے عناصر اقتدار میں ہیں جو جمہوریت اور سیکولر روایات کے مخالف ہیں۔ ان کا مقصد اقلیتوں کو ان کے حقوق سے محروم کرنا اور ملک کے دستور کو تبدیل کرنا ہے۔ ایسی صورت حال میں مسلمانوں کا اتحاد ضروری ہے تاکہ ہم دشمنوں کے منصوبوں کا مقابلہ کر سکیں۔

تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ مسلک و مشرب کے اختلافات کو پس پشت ڈال کر مشترکہ مفاد کے لیے متحد رہیں۔ اختلافات کو ذاتی سطح پر محدود کریں تاکہ امت کی اجتماعیت متاثر نہ ہو۔ اگر ہم نے اپنا اتحاد مضبوط نہ کیا تو دشمن ہمارے خلاف کامیاب ہو جائیں گے۔ امت مسلمہ کی قیادت اور تنظیموں کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپس میں اختلافات سے بچیں اور اتحاد قائم رکھیں۔ اگر قیادت خود انتشار کا شکار ہو جائے گی تو اس کا اثر پورے امت پر پڑے گا، اور امت کی طاقت کمزور ہو جائے گی۔ قیادت کو اپنے اعمال سے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ اتحاد کے لیے کام کر رہی ہے۔ ہمارا دینی فرض ہے کہ ہم اپنے اختلافات کو ذاتی مسائل تک محدود رکھیں اور امت کی اجتماعیت کے لیے کام کریں۔ اس سے ہمیں داخلی طاقت ملے گی اور ہم دشمن کی سازشوں کا مقابلہ کر سکیں گے۔ ہر مسلمان کو اپنی ذاتی ترجیحات کو ملت کی فائدے کے لیے قربان کرنا ہوگا۔

امت کی طاقت اس کی اجتماعیت میں ہے۔ اگر ہم نے اپنے اختلافات کو نظرانداز کر دیا اور اپنی صفوں میں اتحاد قائم کر لیا تو ہم دشمن کے تمام منصوبوں کو ناکام بنا سکتے ہیں۔ یہی وہ وقت ہے جب ہم اپنے اتحاد کو مضبوط کریں اور امت کو بحران سے نکالیں۔ امت مسلمہ کی قیادت کو چاہیے کہ وہ خدمت اور عمل کو اپنی ترجیح بنائے، نہ کہ عہدوں اور منصب کی خواہش۔ اگر قیادت عہدے اور ذاتی مفادات کے پیچھے دوڑنے لگے گی، تو اس سے امت میں غلط پیغام جائے گا اور اس کا منفی اثر پورے معاشرے پر پڑے گا۔ تمام مسلمانوں کا مشترکہ مقصد دین کی خدمت ہے۔ مسلک و مشرب کے اختلافات کو پس پشت ڈال کر ہمیں اپنی توانائی کو امت کی خدمت میں لگانا ہوگا۔ اس سے نہ صرف ہمارا اتحاد مضبوط ہوگا، بلکہ ہم دشمنوں کے خلاف بھی کامیاب ہو سکیں گے۔ ہم سب پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اتحاد قائم رکھیں اور اپنے اختلافات کو ملت کے مفاد میں قربان کر دیں۔ اس وقت ہماری اجتماعیت ہی ہماری قوت ہے۔ اگر ہم نے اپنا اتحاد قائم رکھا، تو ہم دشمنوں کی سازشوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور اپنی کھوئی ہوئی عظمت واپس حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی لیے کسی شاعر نے کیا ہی خوب لکھا ہے:

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے

Gulab Jewellers
Gulab Tower Bakerganj,Patna-800 004

गुलाब ज्वेलर्स
Tejaswi Kr. Kr.Sarraf
Mob:-7870075608
گلاب جوئیلرس
ONLY 22 CT BIS 91.6
गुलाब टॉवर,बाकरगंज,पटना-800004 E-Mail:gulabjewellers157@gmail.com
Deals in Gold,Silver,Daimond,Platinum,Hallmark18ct.&22ct Jewellery

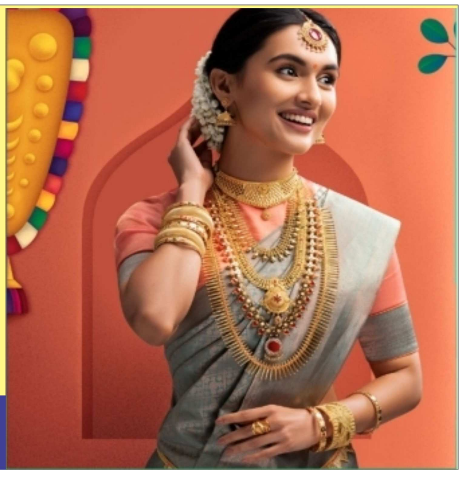

HANZALA TOUR & TRAVEL PVT. LTD.
حنظلہ ٹور اینڈ ٹریول پرائیویٹ لیمیٹیڈ
H.O. : 9/A, Lower Ground Floor, Fazal Imam Complex, Fraser Road, Patna 1
Toll Free : 1800-1211-786 Mob. : 9576786786
Email : hanzalaheadoffice@gmail.com | Website : www.hanzalatt.com.in
A Complete HAJJ UMRAH & ZEYARAT Package Solution

21 JAN & 5feb, 2025	18 FEB, 2025	31 MARCH, 2025	28 FEB, 2025
4o Times Prayers in Madinah	SHABAN RAMZAN	21DAY'S Ramadan	Full Month Ramadan
₹ 1,09,999/-	₹ 1,39,999/-	₹ 1,59,999/-	₹ 1,89,999/-
SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Direct Flight

HOTEL in MAKKAH (within 300-350 Mtr.) REHAB AL TAQWA OR SIMILOR
RAMZAN-2025 BOOKING GOING ON
Hotel in MADINA (within 50-100 Mtr.) ZOHRA GROUP
9507577786, 9507777786, 9507877786
We Regard Pilgrim as MEHMAAN-E-HARMAIN SHARIFAIN

DHAKA/E.CHAMPARAN	NAWADA	KISHANGUNJ	JAMUI	SAHARSA	SIWAN	SILAO,NALANDA
9097001221	8700152814	8809175786	9507052786	9471256814	9973250972	9570625268
MD. TABREZ	ARSHI	SYED AHMED KABIR	AFTAB MALLICK	RAHMAT HUSSAIN	PURNAM SIWANI	FAIZAN ALAM
ARARIA	**BIHAR SHARIF**	**MOTIHARI**	**HARCHANDA**	**MUZAFFARPUR**	**MUBARAKPUR**	**GOPALGANJ**
9852382797	9798606457	9576078605	9576078610	8757115859	7033041817	8294797194
QARI NEYAZ	AFAQUE AHMAD	SHAHNAWAZ	HAJI NURUL HUSSAIN	ANWAR SHOIB	QARI NAZIR	KHURSHID

ZAM ZAM
زم زم
حج عمرہ ٹور اینڈ ٹریول
Hajj Umrah Tour & Travel
Main Khagaul Road, Opp सेन्ट्रल बैंक ऑफ इंडिया Central Bank of India, Minhaj Nagar, Phulwari Sharif, Patna- 801505

18 NOV 2024	22 DEC 2024	25 JAN 2025	02 MAR 2025
95,999/-	95,999/-	95,999/-	1,60000/- Full 30 Day Ramdan
DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI

Ramdan Booking Start 2025
LAST 20 DAY RAMDAN
13 MAR 2025 DELHI TO DELHI (1,50,000/-) PATNA TO PATNA (1,60,000/-)

SAUDI AIRLINES/AIR INDIA
Makkah Hotel Within 300-350 Mtr
Package Includes
Accommodation, Visa, Ticket, Laundary, Zamzam, Badar Zeyarat, Transportation, Food, Tour Assistance
Madina Hotel Within 100-150 Mtr
9334735020, 9334369891, 9308841431, 9572959246
PATNA TO PATNA 1,05,000/-

CONTACT PERSON OTHER DISTRICT

NEW DELHI	ASANSOL (W.B)	RAJA BAZAR PATNA	BUXAR	CHAPRA	SIWAN	MUZAFFARPUR	DARBHANGA	BIHAR SARIF	BHAGALPUR	ALAMGANJ PATNA
Gulam Rasul 9015524877	Mufti Sohail Ansari 8868894411	Sajjad Khan 930816263	Md. Afzal Ansari 9110991456	Md. Sabir Hussain 9308841431 8409715125	Ahmad Reza 9308170977	Md. Rizwan 7004957236 9199684786	Sajid Qaiser 9122167786	Md. Chand 8210695856	Kamil Khan 9631923254	Md. Rizwan 8292847945 Md. Ashraf- 8228826640

DAYARE HARAM
دیارے حرم
حج عمرہ ٹورس پرائیویٹ لمیٹڈ
HAJJ UMRAH TOURS PVT LTD
AIHUTOA · ISO 9001:2015 CERTIFIED COMPANY · IATA
عمرہ
17 DAY UMRAH TOUR 2025
Premimum Semi-Delux Package
DEP: 17 Jan. 2025 / RET: 02 Feb. 2025
Direct Flight DEL JED DEL By Saudi Airlines
SV 759 17 JAN DEL JED 2005 2350 / 2PC
SV 756 02 FEB JED DEL 0215 0945 / 2PC

5 & 4 Sharing Room	Rs. 88,999/-
3 Sharing Room	Rs. 98,999/-
2 Sharing Room	Rs. 1,08,999/-

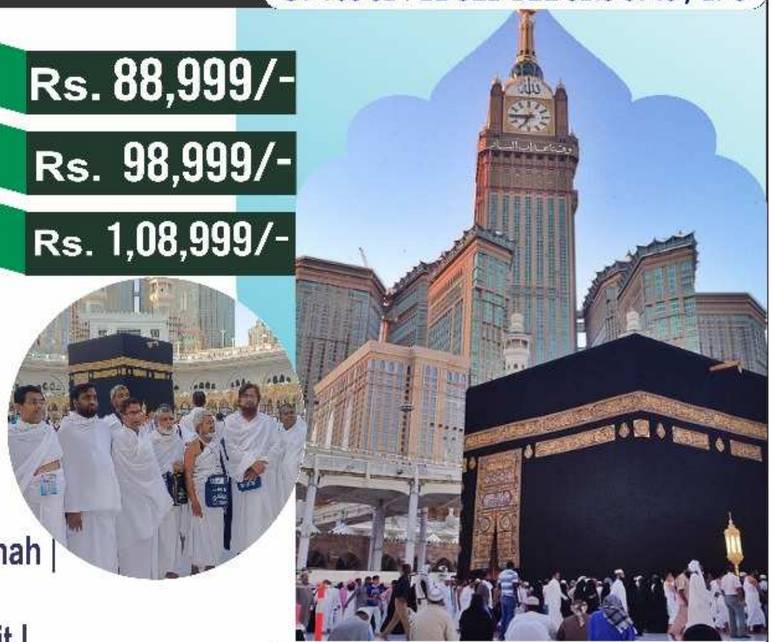

Package Includes:
Return Air Ticket |
Umrah Visa with Insurance |
Best of Accommodation
Indian Meals 3 Time |
Air-conditioned Transportation |
Local Ziyarats in Makkah & Madinah |
5 Liters Zam Zam |
2 Time Laundry | Gifted Umrah Kit |
Exprienced Tour Guide

Abdur Razaque (11 years experiance)
+91-9555659996

Document Required
* Valid Passport 6 Months
* Pan Card
* 2 Pc Photo (with White Background)
* Final Vaccination Certificate

HOTEL DETAIL
MAKKAH: Shams Al Zahbi Hotel Hotel / SIMILAR (10 Nights 3 STAR-350 Mtr.)
MADINAH: Sebal Plus HOTEL / SIMILAR (6 Nights 3 STAR-200 Mtr.)

DAYARE HARAM HAJJ UMRAH TOURS PVT. LTD.
1st Floor, Shop No- 5 & 6, M.H. Market Karamganj Road, Near Shiksha Bhawan Laheriasarai, Darbhanga, Bihar - 846001
Mob- +91 9031310178, Tel- 06272-351228
Web : www.dayareharam.com
Email : info@dayareharam.com

HAFEEZ TOUR AND TRAVEL
حفیظ ٹور اینڈ ٹریول
A/16 ADISON ARCADE, FRASER ROAD, OPP. DOOR DARSHAN, PATNA-1

23 Dec 2024	11 Feb 2025
97,900/-	97,900/-
SAUDI AIRLINES	SAUDI AIRLINES
DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI

Makkah Hotel Within 350-400 Mtr DAR AL KHALIL AL RUSHAD
Package Includes
Accommodation, Visa,Ticket,Laundary, Zamzam, Badar Zeyarat, Transportation,Food,Tour Assistance
Madina Hotel Within 100-150 Mtr. REYAZ AL ZAHRA
9386899468 / 7903121049 /9835009701
عمرہ کا موقع ۳ ہر گروپ کو
حسب ضرورت عمرہ پیکج بھی دستیاب ہے۔
PATNA TO PATNA 1,09,990/-
ZAMZAM · SIDE BAG · CHAPPAL BAG

عمدہ زیورات کے لئے ڈائمنڈ، گولڈ، سیلور کے لئے تشریف لائیں
7707003434

Alankar Jewellers & CO
Deals in: Dimond. Gold & Silver Jewellery
AshokRajpath,Muradpur.Patna.800004

SAHARA EXPRESS
Tuesday.03.12.2024 Delhi

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی
www.saharaexpressdaily.com

G7 ممالک چین کے خطرات کے پیش نظر اتحاد برقرار رکھیں۔ اینٹونی بلنکن

واشنگٹن۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے منگل کو وزرائے خارجہ کے اجلاس کے اختتام پر کہا کہ G7 بڑے صنعتی ممالک چین کی طرف سے لاحق "معاشی اور سلامتی کے خطرے" اور اس کی طرف سے جاری پالیسیوں پر تیزی سے اتحاد کر رہے ہیں۔ واشنگٹن کے اعلیٰ سفارت کار کے طور پر اپنی آخری میٹنگ کے تبصروں میں، بلنکن نے گروپ کی کامیابیوں کی تعریف کی اور شراکت داروں کی حکمت عملی کو جاری رکھنے پر زور دیا، جس کے 20 جنوری کو عہدہ سنبھالنے والے صدر منتخب ڈونلڈ ٹرمپ کے تحت کمزور ہونے کی توقع ہے۔ "سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم بہت زیادہ مضبوط ہیں، ہم بہت زیادہ موثر ہیں، جب ہم اکیلے نہیں بلکہ اکٹھے کام کرتے ہیں۔ اور صرف اقتصادی شعبے میں واضح مثال پیش کرنے کے لیے جب ہم چین کی جانب سے تشویش کی پالیسیوں سے نمٹ رہے ہیں، ہمارا کوئی بھی ملک اکیلے کام کرنا اس کے مقابلے میں جب ہم اکٹھے کام کر رہے ہیں، اتنا موثر نہیں ہوسکتا۔ اجلاس میں مشرق وسطیٰ کی جنگوں پر زیادہ توجہ مرکوز کی گئی جہاں اسرائیل اور لبنان کی حزب اللہ کے درمیان جنگ بندی کا خاکہ سامنے آیا ہے اور یوکرین، بشمول روس کی جانب سے شمالی کوریا کے فوجیوں کا حالیہ استعمال۔ "ہم نے اس پر کافی وقت صرف کیا لیکن روس کے دفاعی صنعتی اڈے کے لیے چین کی جاری حمایت پر بھی یہ سب کچھ روس کو یوکرین کے خلاف جارحیت جاری رکھنے کی اجازت دے رہا ہے، یہ دونوں یاددہانی ہیں کہ یورپی اور ہند۔ بحرالکاہل کی سلامتی میں شامل ہیں۔

امارت اسلامیہ نے پاکستان کے احتجاج میں افغان مہاجرین کی موجودگی کی تردید کی

کابل۔ 2/نومبر۔ ایم این این۔ اسلام آباد میں امارت اسلامیہ کے سفارت خانے نے افغان مہاجرین کے پاکستان میں حکومت مخالف مظاہروں میں شرکت کے دعوؤں کی تردید کی ہے۔ سفارت خانے نے پاکستانی حکام کے حالیہ بیانات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ افغان شہریوں کا ملک کے سیاسی معاملات میں ملوث ہونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ سفارت خانے کے انچارج سردار احمد شکیب نے بتایا کہ پاکستان کی عبوری حکومت کے قیام کے بعد سے افغان مہاجرین کو پابندیوں کا سامنا ہے۔ نتیجتاً وہ پاکستان کی سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا، یہاں رہنے والے افغان مہاجرین کبھی بھی پاکستان کے سیاسی معاملات میں مداخلت نہیں کرتے اور اپنی زندگیوں پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ اگر کوئی فرد جرم ثابت ہو جائے تو اسے ذاتی جرم سمجھا جاتا ہے، اور اس سے نمٹنے کے لیے قانونی ذرائع موجود ہیں۔ سردار احمد شکیب نے مزید کہا کہ اس معاملے پر پاکستانی حکام کے بیانات مہاجرین پر پابندیوں کو بڑھاتے ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان بداعتمادی کو بڑھاتے ہیں۔ انہوں نے پاکستانی حکومت پر زور دیا کہ وہ عدم اعتماد کے ماحول کو پروان چڑھانے سے گریز کرے جو افغان مہاجرین کو ہراساں کرنے اور جبری ملک بدری کا باعث بن سکتا ہے۔ چارج ڈی افیئرز نے مزید کہا، ایک بار پھر، ہم پاکستانی حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسا ماحول پیدا کرنے سے گریز کریں۔ یہ پاکستان کے لیے فائدہ مند نہیں ہے اور پناہ گزینوں کے لیے مشکلات پیدا کرتا ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان بداعتمادی میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ دریں اثنا، پاکستان میں بعض افغان مہاجرین نے پابندیوں میں اضافے کی اطلاع دی ہے۔ پاکستان میں ایک صحافی میرویس خوارین نے کہا افغان پناہ گزینوں کو ہمیشہ پولیس کی طرف سے ہراساں کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ جب ان کی دستاویزات مکمل اور درست ترتیب میں ہوں۔" اس سے قبل، پاکستانی میڈیا نے عمران خان کے حامیوں کے زیر اہتمام حکومت مخالف مظاہروں میں شرکت سے منسلک کئی افغان شہریوں کی گرفتاری کی خبر دی تھی۔

روس اور شمالی کوریا کے تعلقات کو مضبوط بنانے پر چین کی بڑھتی ہوئی بے چینی

بیجنگ۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے ہند۔ بحرالکاہل امور، کرٹ کیمبل نے انکشاف کیا کہ چین روس اور شمالی کوریا کے درمیان گہرے ہوتے ہوئے تعلقات کے بارے میں فکر مند ہے، وہ بڑھتے ہوئے تعاون کو "غیر مہذب" اور علاقائی سلامتی کے لیے ممکنہ خطرہ کے طور پر دیکھ رہا ہے۔ یہ بڑھتا ہوا اتحاد باہمی سٹریٹجک مفادات پر مبنی ہے: روس یوکرین کے تنازع کی وجہ سے عائد مغربی پابندیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اتحادیوں کی تلاش میں ہے، جب کہ شمالی کوریا کا مقصد اپنی فوجی صلاحیتوں کو بڑھانا اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو چیلنج کرنا ہے۔ فوجی تعاون خاص طور پر تشویشناک ہے، رپورٹس کے مطابق شمالی کوریا یوکرین میں روسی افواج کے شانہ بشانہ لڑنے کے لیے فوج بھیج رہا ہے اور روس کو توپ خانے کے گولے اور گولہ بارود کی فراہمی کر رہا ہے۔ چین کی تشویش مشرقی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی، اس کے علاقائی تسلط کے عزائم کو پیچیدہ بنانے اور ممکنہ طور پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو ایک وسیع تر تنازعے کی طرف کھینچنے، اس طرح جزیرہ نما کوریا کو غیر مستحکم کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ چین کے لیے ایک اور پریشانی شمالی کوریا کی حوصلہ افزائی کا خطرہ ہے، جو ممکنہ طور پر جنوبی کوریا یا امریکہ کے خلاف مزید جارحانہ اقدامات کا باعث بنتا ہے، اور روسی حمایت سے اپنے جوہری ہتھیاروں کے پروگرام کو تیز کرتا ہے۔ جب کہ امریکہ فعال طور پر خدشات کا اظہار کرتا ہے اور پابندیاں عائد کرتا ہے، چین کی خاموشی روس کے ساتھ تعلقات کو برقرار رکھنے اور شمالی کوریا پر اپنے اثر و رسوخ کو برقرار رکھنے کے درمیان اس کے اسٹریٹجک توازن کے عمل کی عکاسی کرتی ہے، جس میں پیچیدہ جغرافیائی سیاسی حرکیات کو نمایاں کیا گیا ہے۔

چین میں صارفین کے رجحانات میں کمی

شنگھائی۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ چین کا توسیع شدہ ڈبل 11 آن لائن سیلز ایونٹ، برائے نام نمود کھاتے ہوئے، صارفین کی کمزور مارکیٹ کو ظاہر کرتا ہے، جس میں بنیادی طور پر حکومتی سبسڈیز اور اعلیٰ قیمت والی، بار بار نہ آنے والی اشیاء کے لیے تجارتی پروگراموں کے ذریعے مضبوط فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ محرک پیکجوں پر یہ غیر پائیدار انحصار، ملکی طلب کو بڑھانے کے بجائے قرض کی تنظیم نو اور سپلائی سائیڈ ایڈجسٹمنٹ پر توجہ مرکوز کرتا ہے، سی سی پی کی جانب سے متوقع طویل مدتی اقتصادی ترقی پر شکوک پیدا کرتا ہے۔ نوجوانوں میں بے روزگاری کی بلند شرح (اکتوبر 2024 میں 16-24 سال کی عمر کے افراد کے لیے 17.1 % طلباء اور دیہی آبادی کو چھوڑ کر)، جون 2023 میں ریکارڈ بلند ہونے کے بعد، ایک جدوجہد کرنے والی ملازمت کی منڈی کو نمایاں کرتی ہے۔ اس معاشی بدحالی نے جھوٹ بولنا ※ تحریک جیسے سماجی مظاہر کو جنم دیا ہے، جہاں نوجوان کامیابی کے سماجی دباؤ کو مسترد کرتے ہیں، اور صارفین کے اعتماد میں عام کمی، ایک وسیع تر سماجی عدم اطمینان کی عکاسی کرتی ہے۔ شی جن پنگ کے پائیدار اقتصادی ترقی اور عالمی تسلط کے China Dream کو مختلف عوامل بشمول کووڈ۔19 وبائی بیماری، بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو میں ناکامیاں، اور اندرونی مظاہروں کے ذریعے چیلنج کیا جا رہا ہے۔ سی سی پی کی بیانیہ کو کنٹرول کرنے اور اختلاف رائے کو دبانے کی کوششیں، بشمول بظاہر غیر معمولی سرگرمیوں پر پابندیاں، ایک اعلیٰ دباؤ کا ماحول پیدا کرتی ہیں اور صارفین کے گرتے ہوئے رجحانات میں مزید حصہ ڈالتی ہیں۔ چین میں صارفین کے اخراجات میں مجموعی طور پر کمی ایک گہری معاشرتی خرابی کی عکاسی کرتی ہے اور شی جن پنگ کے پائیدار اقتصادی ترقی اور عالمی طاقت کے بلند حوصلہ جاتی ※ China Dream کو حاصل کرنے کی سی سی پی کی صلاحیت پر سنگین شکوک پیدا کرتی ہے۔

شمالی کوریا کے کم کی جانب سے روس کے لیے مستقل حمایت کا عزم

پاکستان کا ضلع کرم میں جاری قبائلی جھڑپوں میں 130 افراد ہلاک، 186 زخمی

کرم۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ پاکستان کے ضلع کرم میں قبائلی جھڑپوں کے نتیجے میں ہلاکتوں کی تعداد 130 ہوگئی ہے، اور 186 زخمی ہوئے ہیں، جنگ بندی کی متعدد کوششوں کے باوجود مسلسل 11 دنوں تک شدید تشدد جاری ہے۔ تنازعہ نے خطے کو بری طرح متاثر کیا ہے، جس کی وجہ سے پشاور پاراچنار سڑک اور پاک افغان خرلاچی سرحد بند ہوگئی ہے، جس کے نتیجے میں خوراک، تیل اور ادویات جیسی ضروری اشیا کی قلت پیدا ہوگئی ہے، ساتھ ہی مواصلاتی بندش بھی ہے۔ جب کہ حکام نے پولیس اور سیکیورٹی فورسز کو تعینات کیا ہے اور جنگ بندی کے لیے سرگرمی سے بات چیت کر رہے ہیں۔

برطانیہ کے رکن پارلیمنٹ جم شینن کی پاکستان میں مذہبی ظلم وستم کی مذمت کی

لندن۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ برطانیہ کے رکن پارلیمنٹ برائے اسٹرینگ فورڈ اور آل پارٹی پارلیمانی گروپ (برائے بین الاقوامی آزادی مذہب یا عقیدہ (اے پی پی جی) کے سربراہ جم شینن نے" بڑے پیمانے پر جبری تبدیلی مذہب اور پاکستان میں اقلیتی مذہبی گروہوں کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ شینن نے" پاکستانی حکومت کی طرف سے کارروائی کی کمی" پر بھی افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ" پاکستان میں قانون سازی اور سماجی ڈھانچہ نے ایک ایسا ماحول پیدا کیا ہے جہاں عدم برداشت پروان چڑھتی ہے۔ انہوں نے یہ ریمارکس برطانیہ کی پارلیمنٹ کے حالیہ اجلاس کے دوران کہے، جہاں پاکستان میں مذہبی آزادی پر بات کی گئی۔ شینن، جنہوں نے 2018 اور 2023 میں دوبار پاکستان کا دورہ کیا، اس بات پر زور دیا کہ گزشتہ پانچ سالوں میں مذہبی اقلیتوں کے حالات ابتر ہوئے ہیں۔ انہوں نے صورتحال کو سنگین قرار دیا، جس میں عیسائی، ہندو، احمدی، اور شیعہ مسلمانوں کو باقاعدگی سے امتیازی سلوک، تشدد اور ظلم وستم کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا، میں نے 2018 اور 2023 میں دو مواقع پر پاکستان کا دورہ کیا۔ میں یہ کہنا پسند کروں گا کہ ان پانچ سالوں میں پاکستان میں حالات بدلے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ درحقیقت، وہ بدتر ہو چکے ہیں، اور جب ہم آگے بڑھیں گے تو میں اس پر مزید تفصیل میں جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں" درسی کتابیں دقیانوسی تصورات کو جنم دیتی ہیں، جو اگلی نسل میں عدم برداشت کو فروغ دیتی ہیں۔ اقلیتی طلباء کو اسلامی مواد کا مطالعہ کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے، اور انہیں پہلے ہی تعصب سے بھرے معاشرے میں مزید الگ تھلگ کر دیا جاتا ہے۔ معاشی امتیاز ان چیلنجوں کو بڑھاتا ہے۔ غیر مسلموں کو اکثر سماجی یا پیشہ ورانہ نقل وحرکت کے محدود مواقع کے ساتھ کم درجہ کی ملازمتوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔

چین میں طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح

بیجنگ۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ چین میں طلاقیں 2023 میں ایک بار پھر بڑھ رہی ہیں، جو کہ 6.3 ملین جوڑوں تک پہنچ گئی ہیں، جو کہ 2021 سے پہلے کی سطح کے قریب ہیں، حکومت کی طرف سے جنوری 2021 میں نافذ کردہ 30 دن کے کولنگ آف پیریڈ کی وجہ سے عارضی کمی کے بعد یہ اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ٹھنڈک کا یہ دور، جس کا مقصد زبردستی طلاقوں کو روکنا اور جوڑوں کو دوبارہ غور کرنے کے لیے وقت دینا تھا، بڑی حد تک غیر موثر رہا ہے، بہت سے جوڑے اضافی مہینے کو مصالحت کے موقع کی بجائے محض ایک تکلیف کے طور پر دیکھتے ہیں۔ جب کہ حکومت کا مقصد جلد بازی میں کیے گئے فیصلوں کو کم کرنا تھا، خاص طور پر کووڈ۔19 وبائی امراض کے دباؤ کے درمیان، کولنگ آف پیریڈ نے مالی تناؤ اور بڑھتے ہوئے خاندانی تنازعات جیسے بنیادی مسائل کو حل نہیں کیا ہے۔ طلاق دینے والوں کی شہادتوں سے پتہ چلتا ہے کہ 30 دن کی مدت اکثر تناؤ کو بڑھا دیتی ہے، کچھ غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے یا انتقامی شراکت داروں کی طرف سے ہیرا پھیری کا سامنا کرنے کی وجہ سے جو بار بار کولنگ آف پیریڈ کو دوبارہ شروع کرتے ہیں۔ طلاق میں اضافہ طلاق کی طرف رویوں میں سماجی تبدیلی کی بھی عکاسی کرتا ہے، سوشل میڈیا اسے آزادی کی علامت کے طور پر منا رہا ہے، اور کاروبار یہاں تک کہ طلاق دینے والوں کو شادی کی یادگاروں کو ضائع کرنے میں مدد کرنے کے لیے خدمات بھی پیش کرتے ہیں۔ گھریلو تشدد کے متاثرین پر کولنگ آف پیریڈ کے اثرات کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا گیا ہے، کیونکہ لازمی انتظار کی مدت ان کے بدسلوکی کے سامنے آنے کو طول دے سکتی ہے، بعض صورتوں میں المناک نتائج کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ ماہرین تجویز کرتے ہیں کہ کولنگ آف پالیسی کی تاثیر قابل اعتراض ہے، خاص طور پر چین کے بعد وبائی امراض کو درپیش معاشی اور سماجی چیلنجوں کے پیش نظر، اور یہ کہ طویل مدتی حل کے لیے شادیوں کے اندر بنیادی مسائل کو حل کرنا بہت ضروری ہے۔

سندھودیش کی آزادی ہمارے ثقافتی ورثے اور شناخت کے تحفظ کے لیے اہم ہے۔ برفت

حیدرآباد (پاکستان)، 2 دسمبر۔ ایم این این۔ سندھ کے قومی یوم ثقافت کے موقع پر، جئے سندھ متحدہ محاذ (جے ایس ایم ایم) کے چیئرمین شفیع برفت نے ایک زبردست پیغام دیا جس میں اس دن کی اہمیت پر زور دیا گیا کہ یہ صرف ایک ثقافتی جشن سے زیادہ ہے۔ جرمنی میں جلاوطنی کی زندگی گزارنے والے برفت نے اس تقریب کو سندھودیش کی آزادی کے لیے ایک علامتی ریفرنڈم کے طور پر پیش کیا، سندھیوں پر زور دیا کہ وہ اپنی تاریخی اور سیاسی شناخت پر غور کریں اور آزادی کے مقصد کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کریں۔ اپنی تقریر میں، برفت نے قومی ثقافت اور آزادی کی خواہش کے درمیان گہرے تعلق پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ثقافت محض روایات کا اظہار نہیں ہے، بلکہ شناخت، آزادی اور وقار کا جوہر ہے۔ غلام قوم کی ثقافت آزادی کے بغیر پروان نہیں چڑھ سکتی۔ سندھودیش کی آزادی ہمارے ثقافتی ورثے اور شناخت کے تحفظ کے لیے اہم ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حقیقی ثقافتی خوشحالی صرف سندھودیش کی آزادی سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے اور سندھی ثقافت کے تحفظ میں آزادی کی اہمیت پر زور دیا۔ برفت نے سندھیوں سے قومی ثقافتی دن کو آزادی کے اجتماعی عہد میں تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے آزادی کے سنگ بنیاد کے طور پر اتحاد کی ضرورت پر زور دیا، ہر ایک پر زور دیا کہ وہ غلامی، بھوک اور بدحالی" کے سامنے متحد ہو جائیں۔ انہوں نے سماج کے مختلف طبقات بشمول کسانوں، مزدوروں، دانشوروں، طلباء اور خواتین سے اپیل کی کہ وہ آزادی کی تحریک کے لیے متحد ہوں۔ ایک اہم اپیل میں، برفت سندھ کے اردو بولنے والے سندھیوں تک پہنچے، ان کے سماجی، معاشی اور سیاسی اثر و رسوخ کو تسلیم کرتے ہوئے، اور ان پر زور دیا کہ وہ سندھودیش کی آزادی کی جدوجہد میں شامل ہوں۔

انسانی حقوق کی تنظیم نے ہاتھوں اغوا ہونے والے افراد کے ماورائے عدالت قتل کی مذمت کی

بلوچستان۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ بلوچ نیشنل موومنٹ کے انسانی حقوق ونگ، پانک نے بلوچستان کے ضلع آواران میں پاکستانی سیکورٹی فورسز کے ہاتھوں فقیر جان اور آسا بلوچ کے ماورائے عدالت قتل کی مذمت کی ہے۔ چند ماہ قبل پاکستانی فورسز نے کنری بزداد سے فقیر جان ولد سید محمد اور پاہو سے آسا بلوچ ولد نوردین کو زبردستی اغوا کیا تھا۔ انسانی حقوق ونگ نے کہا کہ دونوں افراد کو کئی ماہ کے جبری گمشدگی کے بعد قتل کیا گیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، پانک نے کہا، "فقیر جان ولد سید محمد اور کنری بزداد کا رہائشی، 26 ستمبر 2024 کو پاکستانی فورسز کے ہاتھوں حراست میں لینے کے بعد جبری طور پر لاپتہ ہوگیا۔ آسا بلوچ ولد نوردین کو پاہو سے زبردستی لاپتہ کر دیا گیا۔ اسی طرح کے حالات میں 17 فروری 2023 کو لاپتہ ہوئے، دونوں افراد کو 30 نومبر کو قتل کیا گیا، 2024، آواران کے علاقے بزداد بربوڈونک میں ایک اسٹیج تصادم میں۔" پانک نے نوٹ کیا کہ یہ کارروائیاں انسانی حقوق اور بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزیوں کی نمائندگی کرتی ہیں اور پاکستانی حکومت پر زور دیا کہ وہ ان ہلاکتوں کی فوری اور شفاف تحقیقات کرے۔ ایکس پر پوسٹ میں، پانک نے مزید کہا" یہ کارروائیاں انسانی حقوق اور بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزیوں کی نمائندگی کرتی ہیں، جن میں جبری گمشدگیاں اور ماورائے عدالت پھانسیاں شامل ہیں۔

شیخ حسینہ کے بعد بنگلہ دیش میں جھوٹے مقدمات اور بھتہ خوری کا سلسلہ عروج پر

ڈھاکہ۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد، بنگلہ دیش میں غیبی مملا کی بحالی کا سامنا ہے۔ سیاسی مخالفین کو ہراساں کرنے اور بے گناہ افراد سے رقم بٹورنے کے لیے جھوٹے الزامات کا اندراج ہو رہا ہے۔ جولائی کی بغاوت کے نتیجے میں متعدد ایف آئی آرز میں بہت سے لوگوں کے نام درج ہوئے جنہوں نے تشدد میں ملوث نہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ متاثرین کے کچھ خاندانوں کو یہ بے بنیاد شکایات درج کرانے کے لیے جوڑتوڑ کیا گیا۔ یہ عمل، جس میں اکثر الزامات واپس لینے کے لیے 000,700 بنگلہ دیشی ٹکے تک کی بھتہ وصولی شامل ہوتی ہے، پولیس کی طرف سے سہولت فراہم کی جاتی ہے، جو بعض اوقات متاثرین کے اہل خانہ کی جانب سے درج کرائی گئی شکایات میں نام بھی شامل کرتی ہے۔ جب کہ محمد یونس کی قیادت میں عبوری حکومت نے سیاسی اصلاحات کا وعدہ کیا تھا، یہ مسئلہ سیاسی طور پر حوصلہ افزائی کی گئی گرفتاریوں اور قانونی طور پر ہراساں کیے جانے کے تسلسل کو نمایاں کرتا ہے، جو سابقہ حسینہ انتظامیہ کے دور کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ رجحان، جسے کیس اسمگلنگ یا ڈھلومملا کے طور پر بیان کیا گیا ہے، قانونی عمل سے ناواقف کمزور خاندانوں کا استحصال کرتا ہے، جس سے وہ سیاسی کارکنوں کے لیے آسان ہدف بن جاتے ہیں۔ اگرچہ موجودہ لہر عوامی لیگ کے حامیوں کو نشانہ بناتی ہے، لیکن یہ عمل نیا نہیں ہے، پچھلی حکومتوں کے دوران بھی اسی طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔

چین کا بینکنگ بحران اور بڑھتا ہوا عوامی غصہ

بیجنگ۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ چین ایک گہرے ہوتے ہوئے بینکنگ بحران کا سامنا کر رہا ہے، جس کی خصوصیت بینک کارڈ کی منتقلی پر اچانک اور غیر واضح پابندیوں کی وجہ سے ہے، جس کی روزانہ کی حد کم کر کے 69$ کر دی گئی ہے، جس سے لاکھوں شہری متاثر ہو رہے ہیں۔ جب کہ بینکوں کا دعویٰ ہے کہ یہ اقدامات ٹیلی کام فراڈ کو روکنے کے لیے ہیں، بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ زوال پذیر معیشت اور رئیل اسٹیٹ کی سرمایہ کاری کے جنون کے درمیان سرمائے کی پرواز کو روکنے کی دانستہ کوشش ہے۔ یہ پابندیاں روزمرہ کی زندگی میں شدید خلل ڈال رہی ہیں، لوگوں کو رہن، اسکول کی فیسوں اور طبی اخراجات کی ادائیگی سے روک رہی ہیں، جس سے بڑے پیمانے پر مایوسی اور غصہ پھیل رہا ہے۔ متعدد قصے کہانیاں بیان کرتی ہیں جن شہریوں کو بیوروکریٹک رکاوٹوں اور پولیس کی مداخلت کا سامنا صرف اپنی رقم نکالنے کے لیے کرنا پڑتا ہے، جس سے مالیاتی نظام اور حکومت پر اعتماد کی ٹوٹ پھوٹ کو نمایاں کیا گیا ہے۔ ناقدین کا استدلال ہے کہ یہ کارروائیاں چین کے اندر ایک وسیع تر نظامی مسئلے کی نمائندگی کرتی ہیں، جو مالیات پر آمرانہ کنٹرول کے نمونے اور شہریوں کے اپنے فنڈز تک رسائی کے بنیادی حقوق کو نظر انداز کرنے کی عکاسی کرتی ہے، جس سے عوامی عدم اطمینان کو ہوا ملتی ہے اور ممکنہ طور پر سماجی بدامنی کا باعث بنتے ہیں۔

ڈھاکہ ممتاز بنگلہ دیشی خاتون صحافی مُنی ساہا کو ہجوم نے ہراساں کیا

ڈھاکہ۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ ملک میں اقلیتی ہندو برادری کے ساتھ بڑھتے ہوئے مظالم کے درمیان ساہا کو ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا۔ بعد میں پولیس کی ایک ٹیم موقع پر پہنچی اور اسے اپنی تحویل میں لے لیا۔ بنگلہ دیشی میڈیا رپورٹس کے مطابق ساہا جولائی میں ہونے والی عوامی بغاوت کیس میں ملزم ہے۔ ملک میں ملازمتوں کے کوٹے کے تنازع پر بڑے پیمانے پر احتجاج نے 5 اگست کو سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا۔ اس کی حراست کے چند گھنٹے بعد، ساہا کو سیکورٹی وجوہات کی بناء پر کل رات تیجگاؤں پولیس اسٹیشن لے جانے کے بعد اتوار کو صبح کے اوقات میں مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔ تاہم پولیس نے دعویٰ کیا کہ اس کی فورسز نے اسے حراست میں نہیں لیا۔ ڈھاکہ میٹروپولیٹن پولیس کے ایڈیشنل کمشنر (ڈی بی) (رضا الکریم ملک نے ڈیلی سٹار کو بتایا)" پولیس نے اسے حراست میں نہیں لیا۔ لوگوں نے اسے حراست میں لیا اور پھر اسے پولیس کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے کہا،" تیجگاؤں پولیس پہلے اسے تھانے لے گئی۔ اسے سیکورٹی وجوہات کی بنا پر ڈی بی پولیس کمپاؤنڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ ملک نے کہا،" منی ساہا کو گھبراہٹ کا دورہ پڑا اور وہ بیمار ہوگئیں۔ اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے اور یہ کہ وہ ایک خاتون صحافی ہیں، ہم نے اسے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 497 کے تحت رہا کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اسے بانڈ پر اس کے خاندان کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اسے ضمانت حاصل کرنے اور مستقبل کے پولیس سمن کی تعمیل کے لیے عدالت میں حاضر ہونا چاہیے۔ جنوبی ایشیائی ملک کے سی آر پی سی کا سیکشن 16497 سال سے کم عمر کے کسی بھی شخص یا کسی بھی عورت یا کسی بیمار یا کمزور شخص کی ضمانت پر رہائی کی اجازت دیتا ہے جس کی سزا موت کی سزا ہے۔ ساہا بنیادی طور پر اے ٹی این نیوز میں کام کرتے تھے۔ وہ بنگلہ دیش میں خبریں نشر کرنے والے ٹی وی چینل اے ٹی این نیوز کی نیوز ہیڈ تھیں۔ ساہا کو ملک میں ہندو برادری کے خلاف بڑھتے ہوئے مظالم کے درمیان خاص طور پر شیخ حسینہ کی زیر قیادت حکومت کے خاتمے کے بعد پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ شبہ ہے کہ بدامنی پھیلانے اور اسے بے دخل کرنے کی منصوبہ بندی میں غیر ملکی ہاتھ ملوث تھے۔ نوبل انعام یافتہ محمد یونس کی زیر قیادت حکومت نے حسینہ کے ملک چھوڑنے کے صرف تین دن بعد ملک کا چارج سنبھالا۔ یونس، جو امریکی ڈیموکریٹس سے اپنی قربت کے لیے مشہور ہیں، نے بعد میں امریکہ میں ایک تقریب میں یہ بھی قبول کیا کہ شیخ حسینہ کی معزولی میں" ڈیزائن اور سازش" شامل تھی۔ بنگلہ دیش میں ہندو پادری چنموئے کرشنا داس کی گرفتاری کے بعد سے اقلیتی برادری کے افراد کے احتجاج کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔ اسے مبینہ طور پر بغاوت کے الزامات کا سامنا ہے۔

پاکستان میں دہشت گردانہ حملوں میں اضافہ

اسلام آباد۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ فار کنفلیکٹ اینڈ سیکیورٹی اسٹڈیز (PICSS) کی ایک رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ نومبر 2024 پاکستان میں اس سال کا دوسرا مہلک ترین مہینہ تھا، جس میں دہشت گرد حملوں اور جھڑپوں کے نتیجے میں کم از کم 245 اموات (بشمول 68 سیکیورٹی اہلکار) اور 257 زخمی ہوئے۔ ملک میں، پچھلے سالوں کے مقابلے میں عسکریت پسندوں کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ میں خیبر پختونخواہ کو سب سے زیادہ متاثرہ خطہ کے طور پر اجاگر کیا گیا ہے، جہاں 50 دہشت گردانہ حملے ہوئے جن میں کافی جانی نقصان ہوا، جب کہ بلوچستان کو بھی 20 حملوں اور 60 ہلاکتوں کے ساتھ نمایاں نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ نومبر میں سیکورٹی فورس کی ہلاکتیں 2024 میں سب سے زیادہ تھیں، جو اکتوبر کی تعداد سے زیادہ تھیں، اور 127 دہشت گردی کی ہلاکتیں فروری 2017 کے بعد سب سے زیادہ ماہانہ اعداد وشمار کی نمائندگی کرتی ہیں۔ پاکستان میں 2024 کے پہلے گیارہ مہینوں میں دہشت گردی سے متعلقہ واقعات میں مجموعی طور پر مرنے والوں کی تعداد 000,1 سے تجاوز کر گئی ہے، جو 082,1 تک پہنچ گئی ہے، جو سیکیورٹی کی بگڑتی ہوئی صورتحال کی نشاندہی کرتی ہے۔

بجلی کی کٹوتی اور ناقص انفراسٹرکچر پاکستان کے زیر قبضہ گلگت بلتستان میں سیاحت کی ترقی میں حائل

گلگت۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ پاکستان کے زیر قبضہ گلگت بلتستان (پی او جی بی) میں سیاحت کا شعبہ بجلی کی مسلسل بندش، ناکافی انفراسٹرکچر، اور حکومتی تعاون کے فقدان کی وجہ سے خطے کے شاندار قدرتی حسن کے باوجود نمایاں زوال کا شکار ہے۔ مقامی لوگ، جیسے جہانگیر ناجی، ان مسائل کے نقصان دہ اثرات کو نمایاں کرتے ہیں، خاص طور پر بجلی کی کمی موسم سرما کی سیاحت کو متاثر کرتی ہے اور مقامی معیشت کو فروغ دینے اور زیادہ سیاحوں کو راغب کرنے کے لیے ٹریکنگ کے بہتر راستوں کی ضرورت ہے۔ رہائشیوں نے پاکستان کی طرف سے بنیادی حقوق یا ترقی فراہم کیے بغیر سات دہائیوں سے زیادہ عرصے سے پاک مقبوضہ گلگت بلتستان کے وسائل کے مبینہ استحصال پر مایوسی کا اظہار کیا، جس کے نتیجے میں بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے، بجلی کی کمی کو دور کرنے، اور سیاحت کی ترقی کو ترجیح دینے کے لیے فوری حکومتی اقدامات کا مطالبہ کیا گیا تاکہ خطے کی ایک بڑی صلاحیت کو کھولا جاسکے۔

کینیڈا کی عدالت نے ٹورنٹو ہندو مندر کے قریب خالصتان کے حامی احتجاج کو روک دیا

ٹورنٹو۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ کینیڈا کی اعلیٰ عدالت نے 30 نومبر 2024 کو صبح 8 بجے سے شام 6 بجے تک ٹورنٹو، اونٹاریو میں لکشمی نارائن مندر ہندو مندر کے 100 میٹر کے اندر خالصتان کے حامی مظاہروں کو روکنے کے لیے حکم امتناعی جاری کیا، جس سے مندر کی حفاظت اور رسائی کو یقینی بنایا جائے۔ لکشمی نارائن مندر ہندو کلچرل سوسائٹی نے مندر میں منعقدہ حالیہ ہندوستانی قونصلر کیمپ کو محفوظ بنانے کے لیے ٹورنٹو پولیس سروس کا شکریہ ادا کیا، جہاں تقریباً 250 بزرگ شہریوں کو لائف سرٹیفکیٹ جاری کیے گئے۔ ہندوستانی تارکین وطن کے اراکین نے کینیڈا میں پولیس کے بہتر تحفظ اور کمیونٹی ہم آہنگی کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہوئے پرامن قونصلر کیمپ کو یقینی بنانے کے لیے عدالتی حکم کی ضرورت پر تشویش کا اظہار کیا۔ عدالتی حکم کے بعد پولیس کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے، کمیونٹی کے اراکین نے پرامن بقائے باہمی کی اپنی خواہش پر زور دیا اور اس بات پر دکھ کا اظہار کیا کہ مندر میں ایک مذہبی تقریب کے لیے پولیس کی حفاظت کی ضرورت ہے۔

پاکستان نے بڑھتی ہوئی مہنگائی کے درمیان پٹرول، ڈیزل اور ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافہکیا

اسلام آباد۔ 2/دسمبر۔ ایم این این۔ پاکستانی حکومت نے ہفتے کے روز پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کیا، جس سے عوام پر معاشی دباؤ میں اضافہ ہوا کیونکہ مہنگائی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اے آر وائی نیوز نے رپورٹ کیا کہ پیٹرول کی قیمت میں 72.3 روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ سرکاری نوٹیفکیشن کے مطابق، فی لیٹر نئی قیمت 10.252 روپے فی لیٹر پر لاتے ہیں۔ اسی طرح، ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 29.3 روپے فی لیٹر اضافہ ہوا ہے، جو اب 43.258 پاکستانی روپے فی لیٹر پر مقرر کیا گیا ہے۔ اے آر وائی نیوز نے ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا کہ قیمتوں میں اضافہ عالمی مارکیٹ میں پٹرولیم مصنوعات پر زیادہ پریمیم اور بڑھتی ہوئی درآمدی لاگت کی وجہ سے ہے۔ 31 اکتوبر کو، پاکستانی حکومت نے اس سے قبل آئندہ پندرہ دن کے لیے پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا اعلان کیا تھا، جس میں پیٹرول کی قیمت میں 35.1 روپے فی لیٹر اضافہ کیا گیا تھا، اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمت 14.255 روپے فی لیٹر مقرر کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ، 30 نومبر کو، 2024، آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) نے پاکستان میں مائع پیٹرولیم گیس (ایل پی جی) کی قیمتوں میں اضافہ کیا۔ دسمبر کے لیے ایل پی جی کی نئی قیمت 30.254 روپے فی کلوگرام مقرر کی گئی ہے۔ نتیجے کے طور پر، گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمت نومبر میں 47.999,2 سے بڑھ کر 79.079,3 روپے ہوگئی ہے۔ اے آر وائی نیوز نے اپنی رپورٹ میں مزید کہا کہ ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ امریکی ڈالر کی قدر میں اضافہ ہے۔ اوگرا نے نئی قیمتوں کی تصدیق کرتے ہوئے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا، جس کا اطلاق یکم دسمبر سے ہوگا۔ توقع ہے کہ اس اضافے سے پاکستانی صارفین پر اضافی دباؤ پڑے گا جو پہلے ہی بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر قمرالعابدین نے سہارا پریس فضل انکلیو2۔ شاہین باغ دہلی سے چھپوا کر فضل انکلیو2، نزد اشرف مسجد شاہین باغ، نیو فرینڈس کالونی دہلی سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Sahara Press Fazal Enclave2,Shaheen Baagh,Delhi & Published From Fazal Enciave2,Near Ashraf Masjid,Shaheen Baag,New Friends Colony,Delhi.Mob-9334346898

راشٹریہ سماج سدھر سنگٹھن نے ایڈز کا عالمی دن منایا:

ایڈووکیٹ زرگر پٹنوی، قومی سربراہ، بیداری اور اتحاد کی اپیل

نئی دہلی، راشٹریہ سماج سدھر سنگٹھن (آر ایس ایس ایس) نے، اس کے قومی سربراہ، ایڈووکیٹ زرگر پٹنوی کی قیادت میں، ایچ آئی وی/ ایڈز کے خلاف جنگ میں بیداری اور اتحاد کو فروغ دینے کے پختہ عزم کے ساتھ ایڈز کا عالمی دن منایا۔ ایڈووکیٹ زرگر پٹنوی نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا،"ایڈز کا عالمی دن ہمیں اپنے فرض کی یاد دلاتا ہے کہ ہم HIV/AIDS کے ساتھ زندگی گزارنے والوں کی مدد کریں اور ان کو درپیش بدنامی کا مقابلہ کریں۔ بیداری اور تعلیم اس جنگ میں ہمارے مضبوط ہتھیار ہیں۔RSSS کے قومی سربراہ کے طور پر، ایڈووکیٹ پٹنوی نے بیماری سے متاثرہ افراد کی روک تھام، علاج اور مدد کے بارے میں عوام کو آگاہ کرنے کے لیے کمیونٹی سے چلنے والے اقدامات پر زور دیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا،"ہم مل کر HIV/AIDS سے متعلق خرافات اور غلط معلومات کو ختم کر سکتے ہیں اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں جو سب کے لیے وقار، دیکھ بھال اور مساوات فراہم کرے۔"اس تقریب میں وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ، اور وزیر صحت ڈاکٹر شری جگت پرکاش نڈا اور وزیر اعلیٰ جموں وکشمیر عمر عبداللہ کے تعاون کے پیغامات بھی دیکھے گئے، جن میں سے سبھی نے صحت کی دیکھ بھال کی پالیسیوں کو مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ علاج، اور HIV/AIDS سے وابستہ بدنما داغ کو ختم کرنا۔ راشٹریہ سماج سدھر سنگٹھن نے صحت سے متعلق آگاہی کو فروغ دینے اور ایچ آئی وی/ ایڈز کے ساتھ زندگی گزارنے والوں کے حقوق کی حمایت کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ ایڈووکیٹ پٹنوی کی قیادت میں، تنظیم نے امتیازی سلوک کا مقابلہ کرنے اور ہمدردی کو فروغ دینے میں اپنی کوششوں کو تیز کرنے کا عہد کیا ہے۔ اپنے پیغام کے اختتام پر، ایڈووکیٹ زرگر پٹنوی نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ ایچ آئی وی/ ایڈز کے خلاف جنگ میں متحد ہو جائیں،"آیئے ہم بیداری پھیلانے، ضائع ہونے والی جانوں کو یاد کرنے، اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے ایک ساتھ کھڑے ہوں۔ ہم مل کر HIV/AIDS سے پاک مستقبل بنا سکتے ہیں۔" RSSS کلیدی سماجی مسائل کو حل کرنے اور پورے ہندوستان میں بامعنی اصلاحات کی وکالت کرنے میں ایک اہم قوت بنی ہوئی ہے۔

2024 ٹی وی فنکاروں کے لیے خوشگوار حیرتوں اور کامیابیوں سے بھرا سال تھا

ممبئی، سال 2024 ختم ہونے کو ہے اور اینڈ ٹی وی کی کاسٹ کیریئر کی کامیابیوں، ذاتی کامیابیوں اور یادگار لمحات سے بھرے اس خاص سال کو واپس دیکھ رہی ہے۔ نئے کردار حاصل کرنے سے لے کر اپنی ذاتی زندگی میں خوشیاں تلاش کرنے تک، یہ سال ان فنکاروں کے لیے بہت اچھا رہا۔ ان میں آیودھ بھانوشالی (ننھ اٹل، اٹل)، امیت بھردواج (میوا، بھیما)، ہمانی شیو پوری (کٹوری اماں، ہپو کی التان پلٹن) اور روہتاشو گور (منموہن تیواری، بھابی جی گھر پر ہیں) شامل ہیں۔۔ مجھے اس کے فن کے تئیں اس کی لگن پر بہت فخر ہے اور میں اس کی صلاحیتوں کو سامعین کے سامنے دیکھنے کا منتظر ہوں۔ یہ سال واقعی ہر لحاظ سے ایک نعمت رہا ہے،"ہم سب کی طرف سے، میں تمام فنکاروں پر یقین کرنے کے لیے پوری ٹیم کا شکر گزار ہوں۔"

خانۂ زہرا حسین ٹیکری

رتلام دختر رسول کائنات حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شہادت پر آج 2345 دسمبر کو شریف جاورہ رتلام مدھیہ پردیش میں مجلس کا انعقاد کیا جائے گا۔ شام کو مولانا امیر حسن صاحب بیان فرمائیں گے